﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿……اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿……عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

# الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد17 | جمعۃ المبارک26/مارچ 2010ء | 10/ربیع الثانی 1431 ہجری قمری ۞ 26/امان 1389 ہجری شمسی | شمارہ 13


## امام کے لئے دعا

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

''تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں''۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب خیار الائمۃ حدیث نمبر 3447)

## ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

**اگر یہودی ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّة کے مصداق ہوچکے ہیں اور نبوت اس خاندان سے منتقل ہوچکی ہے تو پھر یہ ناممکن ہے کہ مسیح دوبارہ اسی خاندان سے آوے۔**

**اگر وحی، الہام، خوارق یہودیوں پر بند ہوچکے ہیں تو پھر یہ بتاؤ کہ یہ دروازہ کسی جگہ جا کر کھلا بھی یا نہیں؟ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ نہیں ہم پر بھی یہ دروازہ بند ہے۔**

**کیا یہ قرآن شریف کی ہتک اور اسلام کی ہتک نہیں؟ میرے اور ان کے درمیان یہی امر دراصل متنازعہ فیہ ہے۔ مَیں یہ کہتا ہوں کہ اسلام کے برکات اور تاثیرات جیسے پہلے تھیں ویسے ہی اب بھی ہیں۔ وہ خدا اپنے تصرفات اب بھی دکھاتا ہے اور کلام کرتا ہے۔ مگر یہ اس کے مقابلہ میں کہتے ہیں کہ اب یہ دروازہ بند ہوچکا ہے اور خدا تعالیٰ خاموش ہوگیا۔**

''غرض یہ میرا دعویٰ جو اللہ تعالیٰ کے ایماء اور حکم صریح سے کیا گیا ہے خدا تعالیٰ نے اپنے عظیم الشان مصالح اور حکمت سے ایسا ہی چاہا ہے تاکہ مسیح کی عظمت کو توڑا جاوے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا ہے۔ یہودی خدا تعالیٰ کی برگزیدہ قوم کہلاتے تھے لیکن جب انہوں نے شریعت کی بے حرمتی کی اور وہ حد سے زیادہ بگڑ گئے تو اللہ تعالیٰ کی غیرت نے نہ چاہا کہ ان میں نبوت کا سلسلہ رہے اور نبوت کو خاندان بنو اسمٰعیل میں منتقل کر کے ختم کر دیا جیسا کہ خود حضرت عیسیٰؑ نے بھی باغ والی تمثیل میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یہودیوں کی اس شوخی اور گستاخی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر ذلّت کی مار ماری گئی۔ اب وہ ہر سلطنت کے ماتحت ذلیل ہیں بلکہ بعض سلطنتوں سے کئی دفعہ نکالے گئے ہیں۔ اب جبکہ یہود پر ذلّت پڑ چکی اور نبوت ان کے خاندان سے منتقل ہوچکی تو کیا یہ انتقال نبوت تنزّل کے طور پر تھا اور ناقص تھا؟ اگر ایسا تھا تو پھر یہودی ناز کر سکتے ہیں اور وہ یہ پیش کر سکتے ہیں کہ ہم پر یہ فضل ہوا اور وہ انعام ہوا۔

منجملہ اس کے ایک یہ بھی کہ توریت کی خدمت اور اس کے استحکام کے لئے برابر خلفاء و رسل آتے رہے۔ لیکن قرآن شریف کو یہ مرتبہ حاصل نہ ہوا (نعوذ باللہ من ذالک) سوچ کر بتاؤ کہ کیا یہ اسلام کی بے عزتی اور نقص کی دلیل ہوگی یا اس کے لئے عظمت کا ذریعہ؟

مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میرے مخالفوں نے میری مخالفت میں یہاں تک غلو کیا ہے کہ اسلام کی بھی سخت ہتک کر لینی انہوں نے گوارا کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء اور تمام نبیوں سے افضل اور اکمل تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) معاذ اللہ ناقص نبی ٹھہرایا۔ جب یہ تسلیم کر لیا اور اپنا عقیدہ بنا لیا کہ اب کوئی شخص ایسا نہیں ہوسکتا جو اللہ تعالیٰ سے شرف مکالمہ پاسکے اور خدا تعالیٰ اس کے ہاتھ پر تائیدی نشان ظاہر کر سکے تو تم خود بتاؤ کہ اس عقیدہ سے اسلام کا کیا باقی رہتا ہے؟ اگر خدا تعالیٰ پہلے بولتا تھا مگر اب نہیں بولتا تو اس کا ثبوت کیا ہے کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اگر خدا تعالیٰ پہلے خارق عادت تصرفات دکھاتا تھا مگر اب نہیں دکھاتا تو اس کا کیا ثبوت ہے؟ قصے کہانیاں کون قوم بیان نہیں کرتی۔ افسوس ان کو تعصب نے ایسا اندھا کر دیا ہے کہ کچھ بھی ان کو سجھائی نہیں دیتا اور میری مخالفت میں یہ اسلام کو بھی ہاتھ سے دیتے ہیں۔

غرض اگر یہودی ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّة کے مصداق ہوچکے ہیں اور نبوت اس خاندان سے منتقل ہوچکی ہے تو پھر یہ ناممکن ہے کہ مسیح دوبارہ اسی خاندان سے آوے۔ اگر یہ تسلیم کیا جاوے گا تو اس کا نتیجہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ادنیٰ نبی مانا جاوے اور اس اُمّت کو بھی ادنیٰ اُمّت۔ حالانکہ یہ قرآن شریف کے منشاء کے صریح خلاف ہے کیونکہ قرآن شریف نے تو صاف طور پر فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران: 111) پھر اس اُمّت کو خیر الاُمّت کی بجائے شرالاُمّت کہو گے؟ اور اس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر حملہ ہوگا۔ مگر یقیناً یہ سب جھوٹ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اعلیٰ درجہ کی تھی اور ہے اس لئے کہ وہ اب تک اپنا اثر دکھا رہی ہے اور تیرہ سو سال گزرنے کے بعد مطہّر اور مقدس وجود پیدا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا انتقال نبوت سے یہی منشاء تھا کہ وہ اپنا فضل و کمال دکھانا چاہتا تھا جو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا تھا۔ اسی کی طرف اشارہ ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الفاتحۃ:6) میں۔ یعنی اے اللہ ہم پر وہ انعام و اکرام کر جو پہلے نبیوں اور صدیقوں، شہیدوں اور صالحین پر تُو نے کئے ہیں ہم پر بھی کر۔ اگر خدا تعالیٰ یہ انعام و اکرام کر ہی نہیں سکتا تھا اور ان کا دروازہ بند ہوچکا تھا تو پھر اس دعا کی تعلیم کی کیا ضرورت تھی؟ اسرائیلیوں پر تو یہ دروازہ بند ہوچکا تھا۔ اگر یہاں بھی بند ہوگیا تو پھر کیا فائدہ ہوا؟ اور کس بات میں بنی اسرائیل پر اس اُمّت کو فخر ہوا؟ جو خود اندھا ہے وہ دوسرے اندھے پر کیا فخر کر سکتا ہے؟

اگر وحی، الہام، خوارق یہودیوں پر بند ہوچکے ہیں تو پھر یہ بتاؤ کہ یہ دروازہ کسی جگہ جا کر کھلا بھی یا نہیں؟ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ نہیں ہم پر بھی یہ دروازہ بند ہے۔ یہ کیسی بدنصیبی ہے۔ پانچ وقت اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الفاتحۃ:6) کی دعا کرتے ہیں اور اس پر بھی کچھ نہیں ملتا۔ تعجب! اللہ تعالیٰ کا خود ایسی تعلیم کرنا تو یہ معنے رکھتا ہے کہ مَیں تم پر انعام و اکرام کرنے کے لئے تیار ہوں جیسے کسی حاکم کے سامنے پانچ امیدوار ہوں اور وہ ان میں سے ایک کو کہے کہ تم یہاں حاضر رہو تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ اس کو ضرور کام دیا جاوے گا۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ نے یہ دعا تعلیم کی اور پانچ وقت یہ پڑھی جاتی ہے۔ مگر ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ اس کا کچھ بھی اثر اور نتیجہ نہیں ہوتا۔ کیا یہ قرآن شریف کی ہتک اور اسلام کی ہتک نہیں؟ میرے اور ان کے درمیان یہی امر دراصل متنازعہ فیہ ہے۔ مَیں یہ کہتا ہوں کہ اسلام کے برکات اور تاثیرات جیسے پہلے تھیں ویسے ہی اب بھی ہیں۔ وہ خدا اپنے تصرفات اب بھی دکھاتا ہے اور کلام کرتا ہے۔ مگر یہ اس کے مقابلہ میں کہتے ہیں کہ اب یہ دروازہ بند ہوچکا ہے اور خدا تعالیٰ خاموش ہوگیا وہ کسی سے کلام نہیں کرتا۔ دعاؤں میں تاثیر اور قبولیت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تاثیرات پیچھے رہ گئی ہیں اب نہیں۔ افسوس ان پر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف اور خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کی۔

اسلام زندہ مذہب اور ہماری کتاب زندہ کتاب اور ہمارا خدا زندہ خدا اور ہمارا رسول زندہ رسول۔ پھر اس کے برکات، انوار اور تاثیرات مُردہ کیونکر ہوسکتی ہیں؟ مَیں اس مخالفت کی کچھ پروا نہیں کرسکتا۔ ان کی مخالفت کے خیال سے مَیں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 426 تا 428۔ جدید ایڈیشن)

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 22رجنوری 2010ء میں آنحضرت ﷺ کی بعض دعاؤں کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا تھا اور فرمایا تھا کہ:

''یہ دعائیں اصل میں آپ ؐ ہمیں سکھا رہے ہیں کہ میری اُمّت کے لوگ، مومنین یہ دعائیں کریں اور سراپا نور بننے کی کوشش کریں''۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں ان دعاؤں کا عربی متن (مع اردو ترجمہ) ذیل میں شائع کیا جارہا ہے تاکہ جو احباب اصل عربی الفاظ میں یہ دعائیں یاد کرنا اور پڑھنا چاہیں وہ بسہولت ایسا کرسکیں۔

(ادارہ)

---

(1) اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَ نَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَ جَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَ مَا بَطَنَ وَبَارِکْ لَنَا فِی اَسْمَاعِنَا وَ اَبْصَارِنَا وَ قُلُوْبِنَا وَ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیَّاتِنَا وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ وَاجْعَلْنَا شَاکِرِیْنَ لِنِعْمَتِکَ مُثْنِیْنَ بِھَا قَابِلِیْھَا وَاَتِمَّھَا عَلَیْنَا۔ (سنن ابی داؤد۔کتاب الصلاۃ)

اے اللہ ہمارے دلوں میں محبت پیدا فرما اور ہمارے درمیان صلح کا سامان مہیا فرما اور ہمیں سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دے اور اندھیروں سے ہمیں نجات دے اور نور کی طرف لے آ اور ہر قسم کی ظاہری اور باطنی بُری باتوں سے بچا اور ہمارے کانوں اور ہماری آنکھوں اور ہمارے دلوں اور ہمارے ازواج اور ہماری اولاد میں برکت دے اور ہم پر رجوع برحمت ہو یقیناً تُو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور ہمیں نعمت کا شکرگزار اور اس پر تعریف کرنے والا اور اسے قبول کرنے والا بنا اور اس نعمت کو ہم پر مکمل کردے۔

(2) اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، اَنْتَ قَیِّمُ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْھِنَّ، وَ لَکَ الْحَمْدُ، لَکَ مُلْکُ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْھِنَّ، وَ لَکَ الْحَمْدُ، اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْھِنَّ، وَ لَکَ الْحَمْدُ، اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ، وَ لَکَ الْحَمْدُ، اَنْتَ الْحَقُّ، وَ وَعْدُکَ الْحَقُّ، وَلِقَآؤُکَ حَقٌّ، وَقَوْلُکَ حَقٌّ، وَ الْجَنَّۃُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ، وَ مُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ، اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ، وَبِکَ آمَنْتُ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ، وَ اِلَیْکَ اَنَبْتُ، وَ بِکَ خَاصَمْتُ، وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ، فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ، وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، اَوْ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔''

اے اللہ! تعریف کے لائق تو ہی ہے تو ہی آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے ان کو قائم رکھنے والا ہے، تعریف کے لائق صرف تو ہی ہے زمین وآسمان اور جو کچھ ان میں ہے۔ انکی بادشاہی تیری ہے، اور تعریف کا تو ہی مستحق ہے زمین وآسمان اور جو کچھ ان میں ہے۔ ان کا نور تو ہی ہے اور تعریف کے لائق تو ہی ہے تو ہی آسمان وزمین کا مالک ہے۔ اور تعریف کے لائق تو ہی ہے۔ تو برحق ہے اور تیرا وعدہ برحق ہے اور تیری ملاقات برحق ہے اور تیرا قول برحق ہے اور جنت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے۔ اور انبیاء برحق ہیں۔ اور محمد ﷺ برحق ہیں اور قیامت کا ظہور پذیر ہونا برحق ہے اے اللہ! میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تجھ پر توکل کرتا ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ مجادلہ کرتا ہوں۔ اور تجھ سے ہی میں فیصلہ کا طالب ہوں۔ پس تو مجھے میرے وہ گناہ بخش دے جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں۔ یا جو آئندہ سرزد ہوں گے۔ اور وہ بھی جو میں نے پوشیدہ طور پر کئے ہیں اور جو اعلانیہ طور پر کئے۔ سب سے پہلے بھی تو ہے اور سب سے آخر بھی تو ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(بخاری۔کتاب التہجد۔ باب التہجد باللیل حدیث نمبر 1120)

(3) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ اِبْنُ عَبْدِکَ اِبْنُ اَمَتِکَ، نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ، مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُکَ، اَسْأَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ، اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ، اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ، اَوْ اِسْتَأْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ، وَ نُوْرَ صَدْرِیْ، وَ جِلَاءَ حُزْنِیْ وَ ذِھَابَ ھَمِّیْ، اِلَّا اَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمَّہٗ وَ حُزْنَہٗ، وَ اَبْدَلَہٗ مَکَانَہٗ فَرْحًا، قَالَ: فَقِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نَتَعَلَّمُھَا؟ فَقَالَ: بَلٰی، یَنْبَغِیْ لِمَنْ سَمِعَھَا اَنْ یَتَعَلَّمَھَا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 47 مسند عبد اللہ بن مسعود حدیث 3712 عالم الکتب بیروت 1998ء)

اے اللہ میرا تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں۔ تیرا حکم میرے بارے میں چل رہا ہے اور میرے بارے میں تیری قضاء وقدر انصاف پر مبنی ہے۔ مَیں تجھے تیرے ان تمام صفاتی ناموں کے ساتھ جن سے تُو نے اپنے آپ کو یاد کیا ہے یا جو تُو نے اپنی مخلوق میں کسی کو سکھایا ہے مانگتا ہوں یا جو تُو نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے (اس کے ساتھ مانگتا ہوں) یا جسے تُو نے اپنے علم غیب میں ترجیح دی ہوئی ہے (اس کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں) کہ تُو قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے اور میرے سینے کا نور بنادے اور میرے غم وحزن کو بھگانے اور دور کرنے کا باعث بنادے۔ (جب وہ یہ دعا کرتا ہے تو) اللہ اس کے غم اور حزن کو دور کردے گا۔ اور اس کی جگہ فرحت اور سرور رکھ دے گا۔ (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) کہتے ہیں کہ عرض کی گیا یا رسول اللہ! کیا ہم اس کو یاد نہ کرلیں؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں۔ جو بھی اسے سنے چاہئے کہ وہ اس کو یاد کرلے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 47 مسند عبد اللہ بن مسعود حدیث 3712 عالم الکتب بیروت 1998ء)

(4) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِکَ تَھْدِیْ بِھَا قَلْبِیْ، وَ تَجْمَعُ بِھَا اَمْرِیْ، وَ تَلُمُّ بِھَا شَعَثِیْ وَ تُصْلِحُ بِھَا غَائِبَتِیْ، وَ تَرْفَعُ بِھَا شَاھِدِیْ، وَ تُزَکِّیْ بِھَا عَمَلِیْ، وَ تُلْھِمُنِیْ بِھَا رَشَدِیْ، وَ تَرُدُّ بِھَا أُلْفَتِیْ، وَ تَعْصِمُنِیْ بِھَا مِنْ کُلِّ سُوْءٍ۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا وَّ یَقِیْنًا لَیْسَ بَعْدَہٗ کُفْرٌ وَّ رَحْمَۃً اَنَالُ بِھَا شَرَفَ کَرَامَتِکَ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْفَوْزَ فِی الْعَطَاءِ (وَ یُرْوٰی فِی الْقَضَاءِ) وَ نُزُلَ الشُّھَدَاءِ، وَ عَیْشَ السُّعَدَاءِ، وَ النَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَاءِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِکَ حَاجَتِیْ وَ اِنْ قَصُرَ رَأْیِیْ وَ ضَعُفَ عَمَلِیْ اَفْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِکَ، فَاَسْأَلُکَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَ یَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ کَمَا یُجِیْرُ بَیْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ یَّجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ، وَ مِنْ دَعْوَۃِ الثُّبُوْرِ، وَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقُبُوْرِ۔ اَللّٰھُمَّ مَا قَصُرَ عَنْہُ رَأْیِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ نِیَّتِیْ وَ لَمْ تَبْلُغْہُ مَسْأَلَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَعَدْتَّہٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ اَوْ خَیْرٍ اَنْتَ مُعْطِیْہِ اَحَدًا مِنْ عِبَادِکَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْکَ فِیْہِ، وَ اَسْأَلُکَہٗ بِرَحْمَتِکَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ وَ الْاَمْرِ الرَّشِیْدِ، اَسْأَلُکَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ، وَ الْجَنَّۃَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّھُوْدِ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِیْنَ بِالْعُھُوْدِ، اِنَّکَ رَحِیْمٌ وَدُوْدٌ وَ اَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا ھَادِیْنَ مُھْتَدِیْنَ غَیْرَ ضَآلِّیْنَ وَ لَا مُضِلِّیْنَ، سِلْمًا لِاَوْلِیَائِکَ وَ عَدُوًّا لِّاَعْدَائِکَ، نُحِبُّ بِحُبِّکَ مَنْ اَحَبَّکَ وَ نُعَادِیْ بِعَدَاوَتِکَ مَنْ خَالَفَکَ۔ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الدُّعَاءُ وَ عَلَیْکَ الْاِسْتِجَابَۃُ، وَ ھٰذَا الْجَھْدُ وَ عَلَیْکَ التُّکْلَانُ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَ نُوْرًا مِّنْ بَیْنِ یَدَیَّ، وَ نُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَ نُوْرًا عَنْ یَّمِیْنِیْ وَ نُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَ نُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ، وَ نُوْرًا مِنْ تَحْتِیْ، وَ نُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ، وَ نُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ، وَ نُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ، وَ نُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ، وَ نُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَ نُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَ نُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ اَللّٰھُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَ اَعْطِنِیْ نُوْرًا وَ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا، سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَ قَالَ بِہٖ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَ تَکَرَّمَ بِہٖ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِیْ التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ، سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَ النِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَ الْکَرَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ۔ (سنن ترمذی کتاب الدعوات باب 30/30 حدیث 3419)

اے اللہ! مَیں تیری اس رحمتِ خاص کا طلب گار ہوں جس کے ذریعہ تُو میرے دل کو ہدایت عطا کردے۔ اور میرے کام بنادے اور میرے پراگندہ کاموں کو سنوار دے۔ اور میرے بچھڑے ہوئے کو ملا دے اور میرے تعلق رکھنے والے کو رفعت دے۔ تُو اپنی رحمت کے ذریعہ میرے عمل کو پاک کردے اور مجھے رُشد و ہدایت الہام کر اور جن چیزوں سے مجھے الفت ہے وہ مجھے مل جائیں۔ ہاں ایسی رحمت خاص جو مجھے ہر برائی سے بچالے۔

اور اے اللہ! مجھے ایسا دائمی ایمان وایقان بھی نصیب فرما جس کے بعد کفر نہیں ہوتا۔ ایسی رحمت عطا کر جس کے ذریعہ مجھے دنیا وآخرت میں تیری کرامت کا شرف نصیب ہوجائے۔ اے اللہ! مَیں تجھ سے ہر فیصلہ میں کامیابی چاہتا ہوں اور شہیدوں کی سی مہمان نوازی اور سعادت مندی کی زندگی اور دشمنوں پر فتح ونصرت کو خواستگار ہوں۔

مولیٰ! مَیں تو اپنی حاجت لے کر تیرے در پر حاضر ہوگیا ہوں۔ اگر میری سوچ ناقص اور میری تدبیر کمزور بھی ہے تب بھی مَیں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ پس اے تمام معاملات کے فیصلے کرنے والے اور اے دلوں کو تسکین عطا کرنے والے! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح بپھرے سمندروں میں تُو انسان کو بچالیتا ہے اسی طرح مجھے آگ کے عذاب سے بچالے ہلاکت کی آواز اور قبر کے فتنہ سے مجھے پناہ دے۔

اور میرے مولیٰ! جس دعا سے میری سوچ کوتاہ ہے اور جس امر کے لئے مَیں نے دست سوال دراز نہیں کیا۔ ہاں وہ خیر اور وہ بھلائی جس کی مَیں نیت بھی نہیں باندھ سکا۔ مگر تُو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ اس خیر کا وعدہ کر رکھا ہے یا اپنے بندوں میں سے کسی کو تُو وہ خیر عطا کرنے والا ہے تو ایسی ہر خیر کے لئے مَیں رغبت رکھتا ہوں۔ اور اے سب جہانوں کے رب! مَیں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں۔ اے اللہ! مضبوط تعلق والے اور رشد وہدایت کے مالک! مَیں قیامت کے روز تجھ سے امن کا خواہاں ہوں، اور اس دائمی دور میں جنت چاہتا ہوں تیرے دربار میں حاضری دینے والے مقرب بندوں کے ساتھ اور رکوع وسجود بجالانے والوں اور عہد پورا کرنے والوں کی معیت میں۔ یقیناً تو بہت رحم اور محبت کرنے والا ہے۔ بے شک تُو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ایسا ہدایت یافتہ راہنما بنادے جو خود گمراہ ہوانے والے ہوں نہ گمراہ کرنے والے بنیں۔ تیرے پیاروں اور دوستوں کے لئے ہم سلامتی کا پیغام ہوں۔ اور تیرے دشمنوں کے لئے جنگ کا نشان۔ ہم تیری محبت کے صدقے تیرے ہر محبّ سے محبت کرنے والے اور تیری مخالفت اور دشمنی کرنے والوں سے تیری خاطر عداوت رکھنے والے ہوں۔ اے اللہ! یہ ہماری عاجزانہ دعا ہے جس کا قبول کرنا تیرے پر منحصر ہے۔ اے اللہ! بس یہی دعا ہماری سب محنت اور تدبیر ہے اور سب بھروسہ تیری ذات پر ہے۔ اے اللہ! میرے لئے میرے دل میں نور پیدا کردے۔ میری قبر کو بھی روشن کردے۔ میرے آگے اور میرے پیچھے نور کردے۔ میرے بائیں بھی نور کردے۔ اور میرے اوپر بھی نور کردے اور میرے نیچے بھی نور کردے۔ اور میری سماعت میں بھی نور بھر دے اور میں بصارت میں بھی نور بھر دے اور میرے بالوں میں بھی نور بھر دے اور میری جلد کو بھی نورانی کردے اور میرے گوشت اور میرے خون میں بھی نور بھر دے اور میرے دماغ میں بھی نور بھر دے اور میرے ہڈیوں میں بھی نور بھر دے۔ اے اللہ! میرے (دل میں) نور کی عظمت پیدا کردے اور پھر مجھے وہ نور عطا کر۔ بس مجھے سراپا نور ہی بنادے۔ پاک ہے وہ ذات جو بزرگی کا لباس زیب فرما کر عزت کے ساتھ متمکن ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کے سوا کسی کی پاکیزگی بیان کرنی مناسب نہیں۔ پاک ہے وہ صاحب فضل ونعمت وجود۔ پاک ہے وہ عزت وبزرگی کا مالک اور پاک ہے وہ جلال اور اکرام والا۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات باب 30/30 حدیث 3419)

# مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر86**

## مجلّہ ’’اَلتَّقْوٰی‘‘ (1)

گذشتہ دس اقساط میں ہم نے 80ء کی دہائی میں بیعت کرنے والے بعض مخلص عرب احباب اور ان کے بعض ایمان افروز واقعات کا ذکرکیا۔اب اس عرصہ کے عربوں میں تبلیغ احمدیت کے باقی واقعات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔اس عرصہ میں عرب دنیا میں تبلیغ کو وسیع اور تیز کرنے،عرب احمدی احباب سے رابطہ رکھنے،ان کی تبلیغی، تربیتی اورعلمی لٹریچر کی ضروریات پوری کرنے،اسی طرح عربی زبان میں تراجم،مزیدلٹریچر کی تیاری،اورعربی زبان میں ایک رسالہ کے اجراء کے لئے جنوری 1986ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے لندن میں ایک مرکزی عربک ڈیسک قائم فرمایا جس کے بارہ میں تفصیل بیان ہوچکی ہے۔ذیل میں عربی رسالہ کے اجراء اور اس کے اثر ونفوذ کے بارہ میں مکرم عبدالمومن طاہر صاحب کے اخبار بدر قادیان میں شائع ہونے والے ایک مضمون سے کچھ معلومات کسی قدر تصرف کے ساتھ نظر قارئین کی جاتی ہیں۔

### اجراءاور پہلا ایڈیٹوریل بورڈ

12رجنوری1988ءکودعا کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے عربک ڈیسک کے تحت عربی ماہانہ رسالہ کا اجراءفرمایااوراس کا نام ’’اَلتَّقْوٰی‘‘ تجویزفرمایا۔ اس کا ایڈیٹوریل بورڈ بھی حضورؒ نے خود ہی مقرر فرمایا جو درج ذیل احباب پر مشتمل تھا:

مکرم صفدر حسین عباسی صاحب(چیئر مین بورڈ)، مکرم عبدالمومن طاہر صاحب،مکرم نصیر احمد قمر صاحب، مکرم منیر احمد جاوید صاحب،مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، مکرم حسن عودہ(رئیس التحریر)۔مؤخرالذکر شخص کوحضور انورؒ نے اس کی بعض حرکات کی بناء پر مارچ1989ء میں معطل کردیا تھا۔

بعد میں حضورانور نے الحاج محمد حلمی الشافعی صاحب کا نام بھی اس فہرست میں شامل فرمایا۔یہ بات محتاجِ بیان نہیں کہ اس عرصہ میں ’’اَلتَّقْوٰی‘‘ کےتقریباً ہر شمارے کا اکثر حصہ اور بعض دفعہ سارے کا سارا شمارہ آپ ہی کے مقالات یا تراجم پر مشتمل ہوتا تھا جن کو بیک وقت شائع کرنے کے لئے آپ کے مختلف قلمی نام استعمال کئے جاتے تھے۔

### مدیران مجلّہ،ادارتی اور ایڈیٹوریل بورڈ میں توسیع

اس رسالہ کے اب تک ہونے والے مدیران اعلیٰ کے اسماءدرج ذیل ہیں۔

حسن عودہ(مئی1988ء - فروری1989ء)

عبدالمؤمن طاہر (1989ء -1994ء)

الحاج محمد حلمی الشافعی صاحب مرحوم (1994ء -1996ء)

ابوحمزہ التونسی (1996ء - تاحال)

’’اَلتَّقْوٰی‘‘ کاادارتی بورڈتو نصیراحمد قمر صاحب،منیر احمد جاوید صاحب،عبدالماجد طاہر صاحب پر ہی مشتمل رہا جبکہ ایڈیٹوریل بورڈ میں مختلف وقتوں میں توسیع ہوتی رہی جو کہ اب مندرجہ ذیل احباب پر مشتمل ہے: عبدالمؤمن طاہر صاحب،عبدالمجید عامر صاحب، ہانی طاہر صاحب،محمد احمد نعیم صاحب اورمحمد طاہر ندیم۔

اس مجلّہ کا پہلا شمارہ مئی1988ء میں شائع ہوا۔ اب تک اہم ترین شمارہ جات میں صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر شائع ہونے والا نمبر اور خلافت جوبلی2008ء کے موقع پر شائع ہونے والا’’ جوبلی نمبر‘‘ ہے۔جن میں جماعت کی صد سالہ تاریخ بڑے ٹھوس اور دلآویز مقالات اور خوبصورت تصاویر کے ساتھ ایک اچھوتے انداز میں محفوظ کردی گئی ہے۔والحمدللہ۔

### مقبولیت ونفوذ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس رسالہ میں بڑی برکت ڈالی۔ باوجود مشکلات کے یہ رسالہ عرب دنیا میں پہنچا۔ بہتوں کے شکوک وشبہات دور ہوئے اور کئی روحوں نے ہدایت پائی۔

اُس وقت جماعت کا ٹی وی چینل یا ویب سائیٹ تو نہیں تھے اس لئے جماعت کا پیغام پہنچانے کے لئے رسائل اوراخبارات ہی بنیادی ذریعہ متصور ہوتا تھا۔

شروع میں یہ رسالہ دنیا بھر کے بڑے بڑے علماء، مفتیان، فقہاء، مذہبی مفکرین، عرب حکمرانوں، بڑی بڑی لائبریریوں، یونیورسٹیوں اور تنظیموں کو بھجوایا جاتا رہا۔لیکن کچھ عرصہ تک اکثر عرب مما لک کی طرف سے اس کی وصولی کی خبر نہ آئی۔تحقیق کروائی گئی تو پتہ چلا کہ یہ رسالہ اکثر عرب ملکوں میں پہنچتے ہی ضبط کرلیا جاتا ہے۔اس پر حضور انورؒ نے ارشادفرمایا کہ ایسے عرب مما لک میں رسالہ نہ بھیجیں۔اس کی بجائے غیرعرب مما لک میں خصوصاً یورپ اورافریقہ وغیرہ میں رہنے والے عربوں اورعربی دان طبقہ کی طرف زیادہ توجہ دیں اور دلچسپی لینے والے نادار قارئین کو بے شک مفت دیں۔ چنانچہ اس ارشاد پر عمل کیا گیا اور اس کے نہایت بابرکت پھل ملے۔ان امور کی قدرے تفصیل قارئین ہی کے خطوط اور بیانات کی روشنی میں پیش ہے۔

### اہلِ صحافت کے تبصرے

✿……ناروے میں مقیم ایک غیراز جماعت عرب صحافی ڈاکٹر احمد ابو مطر لکھتے ہیں:

اگست1995ء کے شمارہ میں’’نصوص اسلامیہ مقدسہ‘‘ کے زیرعنوان مضمون پر میں آپ لوگوں کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔واقعی آپ نے صحیح اسلامی موقف پیش کیا ہے۔آج بہت سے لوگ دین کے نام پر کئی قسم کی ہلاکت خیز حرکتیں کررہے ہیں خصوصاً جوآزادئ فکرو اجتہاد پر پابندی لگاتے ہیں۔یہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ انسان کواللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والاسب سے بہترین عطیہ عقل انسانی ہے۔

✿……لبنان کے ایک صحافی محمود رمضان صاحب لکھتے ہیں:

مَیں لبنانی ہوں اور جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں مقیم ہوں۔مجھے دینی مسائل کے بارہ میں بہت دلچسپی ہے مگر مجھے اسلامی لٹریچر میں بہت سے رخنے اور تضادات نظر آتے ہیں۔ان تضادات کو سلجھانے کے لئے میں نے بہت مطالعہ اور سوچ بچار کی مگر ناکام رہا۔خوش قسمتی سے ایک پاکستانی احمدی نوجوان سے ملاقات ہوئی اور اس سے گفتگو کے ذریعے مجھے احساس ہوا کہ اس شخص کے پاس قرآن کریم کی مشکل آیات کی ایسی تفسیر ہے جونہایت معقول ہے۔اس تفسیر سے قرآنی آیات میں بظاہر نظر آنے والا تضاد رفع ہو جاتا ہے اور کسی ایسی نامعقول تاویل کی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی جوبعض علماء کرتے ہیں۔خصوصاً وفات مسیح کے بارہ میں احمدیت کا موقف بڑا مدلل اور واضح ہے۔یہ احمدی نوجوان عربی نہیں جانتا تھا مگر اس نے عربی لٹریچر بھجوانے کا وعدہ کیا۔ بعد ازاں وہ عربی رسالہ ’’التقوی‘‘ کے بعض شمارے لایا۔مجھے اس رسالہ کا انداز بہت اچھا لگا ہے کیونکہ اس میں جدید سائنس اور وفات مسیح کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے مسلک میں حسین تطابق نظر آتا ہے۔ براہ کرم مجھے مزید لٹریچر ارسال کریں شاید اللہ تعالیٰ میری صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائے۔

✿……غانا سے ایک مجلّہ کے ایڈیٹر مکرم ابو بکری صاحب لکھتے ہیں۔

اللہ کے نام سے میں شروع کرتا ہوں اور محبت کے نام سے لکھتا ہوں اور پیار کے نام سے تحریر کرتا ہوں۔میری خوشی کی اس وقت کوئی انتہا نہ تھی جب آپ کی طرف سے اسلام کے جہاد میں سرگرم یہ رسالہ ملا تھا۔مگراب آپ اسے بند کرنا چاہتے ہیں۔اے میرے اسلامی بھائیو..... .....مجھے اس رسالہ کی شدید ضرورت ہے کیونکہ اسی کے ذریعہ تو مجھے احمدیت کا تعارف ہوا تھا اور اس جماعت کی عظیم خدمات کا پتہ چلتا ہے۔آپ اس طرح کریں کہ اس رسالہ کے تبادلہ میں آپ میرا رسالہ قبول فرمائیں۔مگر خدارا ’’التقوی‘‘ بھیجنا ہرگز بند نہ کریں۔

✿……لندن میں مقیم ایک بہت بڑے عرب سکالر،صحافی اور کئی کتب کے مصنف الشیخ حسین العاملی لکھتے ہیں:

’’التقوی‘‘میں چھپنے والے امام جماعت احمدیہ کے خلیجی جنگ کے بارہ میں خطبات مَیں ان دنوں پڑھ رہا ہوں۔براہ کرم مسلمانوں کے سیاسی مسائل کے حل کے بارہ میں خلیفہ صاحب کے یہ سب خطبات مجھے ارسال کریں۔ کیونکہ مجھے ان خطبات سے اپنی تصنیفات کی تیاری میں بڑی مدد ملے گی۔

### اہل دانش کے تبصرے

✿……الجزائر سے ایک بہن نے لکھا:

آپ کا مجلّہ ’’اَلتَّقْوٰی‘‘ ملا۔میری خوشی کا آپ تصور نہیں کرسکتے۔بہت حیران ہوئی کہ میرے ایسے بھائی ہیں جنہوں نے تراجم قرآن کر کے ایسی شاندار خدمت کی ہے۔مگر پاکستانی نام نہاد علماء کی طرف سے ہونے والے ظلم پر افسوس ہوا۔اس رسالہ کی افادیت کے پیش نظر ہم نے اسے اپنی مسجد کی لائبریری میں رکھا ہے۔مَیں بڑی ہی خوشی کے ساتھ آپ کو بتاتی ہوں کہ آپ جس طرح اسلام کے محاسن پیش کررہے ہیں میں اس کی دن بدن قائل ہوتی جا رہی ہوں۔گویا میں بھی آپ میں سے ایک ہوں۔مجھے تو اسی گھر کی تلاش تھی۔

✿……سری لنکا سے ایک عالم دین مکرم یحيٰ صاحب کس مؤمنانہ انکساری اور تواضع سے لکھتے ہیں:

مَیں نے ہندوستان سے مولوی فاضل کیا ہے۔مجھے احمدیت کا قبل ازیں کچھ زیادہ علم نہ تھا۔اب مجھے پتہ چلا ہے کہ مَیں تو اس گدھے کی طرح تھا جس پر کتابیں لدی ہوں۔الحمدللہ کہ اس نے مجھے بچا لیا اور میرا دل کھول دیا تا کہ حق اس میں داخل ہو۔اور یہ اس طرح ہوا کہ کولمبو میں ’’بیت الحمد‘‘ کے امام صاحب نے’’التقوی‘‘ رسالے کے بعض شمارے ارسال کئے۔جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

✿……تیونس سے محمد شریف صاحب لکھتے ہیں۔

مجھے’’التقوی‘‘ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔اس میں تو ایسے اسلامی اور تحقیقی مضامین ہیں جو رواداری کی تعلیم دیتے ہیں۔امت مسلمہ کو اس وقت ایسے ہی رسالوں کی شدید ضرورت ہے۔اس کے جوبلی نمبر نے تو مجھے حیران کردیا۔تعجب ہے کہ ایسی جماعت سے اب تک ہم کیسے بے خبر رہے؟!ہمارے علماء نے تو آپ کی جماعت کے بارہ میں ہمیں اندھیرے میں رکھا ہوا ہے۔ براہ کرم ایسی نیک جماعت کے بارہ میں مزید معلومات والا لٹریچر دیں۔اس جماعت نے تو واقعی اپنے تن من دھن اور اپنے علماء کو دنیا بھر میں اسلامی اقدار پھیلانے کے لئے وقف کرڈالا ہے۔

✿…… سڈنی آسٹریلیا سے ایک عرب دوست حسین حمید صاحب نے لکھا:

مجلّہ ’’التقوی‘‘میں’’ موازنہ تفسیر القرآن‘‘ کے موضوع کے تحت آپ نے نہایت مفید سلسلہ مضامین شروع کیا ہے۔براہ کرم اسے مکمل کئے بغیر نہ چھوڑیں تا کہ لوگوں کو قرآن کی صحیح اور اس کے شایان شان تفسیر پتہ لگے۔انہیں قرآن کے عظیم دلائل کی خبر ہو۔مسلمانوں کی اکثریت قرآن کے معقول اور صحیح مفاہیم سے بے خبر ہے۔یہ لوگ قرآن کو عقل سے دور سمجھتے ہیں۔قرآن کے اکثر تراجم وتفاسیر میں خرافات اور اسرائیلیات شامل کردی گئی ہیں اور افسوس ہے کہ اکثر مسلمان انہی نامعقول تفاسیر سے چمٹے بیٹھے ہیں۔

✿……مراکش سے محمد القاسمی صاحب لکھتے ہیں:

مَیں نے فلسفہ میں ڈگری کی ہوئی ہے۔مَیں اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت تصور کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس رسالہ کے ذریعہ مجھے صراطِ مستقیم دکھائی۔ میں آپ سے یہ بات چھپا نہیں سکتا کہ میں مجلّہ میں چھپنے والی ہر چیز سے بیحد متأثر اور مسرور ہوتا ہوں۔اس مجلّہ کا مطالعہ کرکے میں دوسروں کے سامنے سب کچھ بے کم وکاست پیش کردیتا ہوں جس کی وجہ سے میں نوجوانوں کے حلقہ میں بڑا عالم سمجھا جانے لگا ہوں۔

✿……اردن سے ہمارے احمدی دوست عبدالرحمان محمد صاحب تحریر کرتے ہیں:

مَیں نے رسالہ’’التَّقْوٰی‘‘اپنی یونیورسٹی کے بعض دوستوں کو دکھایا تو انہیں بہت ہی اچھا لگا۔بعض نے مزید کا مطالبہ کیا ہے۔جماعت کے پیش کردہ افکار پڑھ کر یہ لوگ کہتے ہیں کہ واقعی یہ ایسے انقلابی افکار و خیالات ہیں جو سابقہ غلط افکار یعنی اسرائیلیات کا قلع قمع کردیتے ہیں۔ آپ لوگوں کو مبارک ہو۔

### درسگاہوں کے نصاب میں

افریقہ کے کئی عربی مدارس اور اسلامی مراکز (جو ہماری جماعت کے نہیں) بڑے اصرار کے ساتھ ہمارا رسالہ منگواتے ہیں تا کہ اسے اپنے نصاب میں شامل کریں اور اپنی لائبریریوں میں رکھیں۔بطور نمونہ نائیجریا کی ایک ایسی ہی درسگاہ’’مرکز محمود للدعوۃ الاسلامیۃ‘‘ کے ڈائریکٹر

محمود احمد تیجانی کے متعدد خطوط میں سے بعض اقتباسات پیش ہیں۔ لکھتے ہیں:

براہ کرم ''التَّقْوٰی'' اور دیگر کتب ہمیں ارسال کریں اور کرتے رہیں تا لوگوں کو پتہ لگے کہ مخالفین کا پراپیگنڈہ کہاں تک درست ہے۔

مَیں آپ کے رسالہ سے کانو یونیورسٹی میں طالبعلمی کے زمانہ میں متعارف ہوا تھا۔ مَیں جب بھی لائبریری جاتا آپ کا مجلّہ پڑھتا۔ اس کے تحقیقی مضامین نہایت ہی اعلیٰ پائے کے ہوتے ہیں۔ اسی رسالہ کے ذریعہ مجھے علم ہوا کہ احمدی حقیقی مسلمان ہیں۔ ان کے عقائد میں کوئی ایسی بات نہیں جو اُنہیں بدعتی یا غیر مسلم قرار دے۔ شیعہ دوسرے مسلمانوں کو کیا کچھ نہیں کہتے مگر اس کے باوجود انہیں غیر مسلم قرار دینے کی کوئی جرأت نہیں کرتا، تو احمدیوں کو جو کلمہ شہادت پڑھتے ہیں کوئی کس بناء پر دائرہ اسلام سے خارج قرار دے سکتا ہے؟ یہ بگڑے ہوئے علماء، حدود اللہ کو بدلتے اور احمدیوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ میرے نزدیک تو احمدی دوسرے مسلمانوں سے بہت بہتر اسلام رکھتے ہیں کیونکہ وہی ہیں جو اسلام کی بہترین رنگ میں تبلیغ کرتے ہیں۔

ہاں ایک بات تھی جس کی مجھے سمجھ نہیں آتی تھی۔ وہ یہ تھی کہ خاتم الانبیاء، آخر الانبیاءؐ کے بعد نبی کیسے آسکتا ہے؟ مگر جب ''التَّقْوٰی'' کا ایک عرصہ تک مطالعہ کیا تو یہ عقدہ بھی حل ہوگیا۔ مجھے حق الیقین ہوگیا کہ مخالف علماء کی باتیں بے بنیاد، بے دلیل اور خرافات ہیں اور اس بارہ میں جماعت کا عقیدہ ہی حقیقی اسلامی عقیدہ ہے۔

مَیں اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ لفظ مسلمان کا سب سے سچا اور حقیقی اطلاق احمدی مسلمانوں پر ہوتا ہے۔ لفظ مسلم کے آپ ہی سب سے زیادہ حقدار ہیں۔ اور چونکہ اس عظیم حقیقت کا علم مجھے ''التقوی'' کے ذریعہ ہوا ہے اس لئے براہ کرم اس رسالہ کے باقی شمارے بھی اگر میسر ہوں تو مجھے ارسال کردیں تا کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تفسیر کی اقساط میرے پاس مکمل ہو جائیں۔ مجھے ان کا ہم نام ہونے پر فخر ہے۔ اسی طرح کلام الامام کا کالم بھی مجھے بہت ہی پسند ہے۔

ہماری درسگاہ کو اس رسالہ کی سخت ضرورت ہے۔ ہم اسے اپنی درسگاہ کی لائبریری میں رکھنا چاہتے ہیں۔ خاکسار خود بھی طلباء، اساتذہ اور دوست احباب کے سامنے احمدیت کی حقیقی شکل پیش کرتا رہتا ہے۔

✤......چین کے صوبے قانسو کے شہر لانچو (Lanzhou) میں ایک دینی درسگاہ المدرسہ العربیہ بلانشتو کے پرنسپل لکھتے ہیں:

ہمارا یہ دینی مدرسہ 10 سال سے قائم ہے جو یہاں کے مسلمانوں کی ذاتی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس میں 200 سے زائد طلبہ و طالبات ہیں اور 5 کلاسز ہیں۔ اس کے اکثر اساتذہ برائے نام گذارہ لیتے ہیں۔ اب تک کئی طلباء فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ براہ کرم اپنا یہ مشہور رسالہ ہمارے مدرسے کے نام جاری کر کے ہماری مدد کریں اور ہمیشہ ہمیں بھیجتے رہیں۔

## لائبریریوں وغیرہ کی طرف سے مطالبے

✤......تیونس سے ایک لائبریری کے ہیڈ عبدالحمید عجمی صاحب لکھتے ہیں:

ہمیں آپ کے رسالہ کا دوسرا شمارہ ملا ہے۔ اس کے مضامین نہایت بلند پایہ ہیں۔ تحقیقی مقالات بڑے گہرے اور بامقصد ہیں۔ براہ کرم اس مجلّہ کے سارے شمارے ہمیں عنایت کریں۔

✤......سری لنکا کے شہر الوتجد کی ایک مسجد کے امام وخطیب نے اپنے خط میں تحریر فرمایا:

میں نے ''التقوی'' رسالہ میں جماعت کی عربی کتب کا ذکر بھی پڑھا ہے۔ میری شدید خواہش ہے کہ آپ جماعت کی یہ عربی کتب ہماری مسجد کو ارسال کریں۔ میں خود بھی ان سے استفادہ کروں گا نیز دوسرے دوستوں کو بھی دونگا جو ہماری مسجد کی لائبریری سے آپ کا رسالہ ''التقوی'' مستعار لے جا کر مطالعہ کرتے ہیں۔ اسی طرح بیروت سے ''اذاعۃ الاسلام'' نامی تنظیم نے رسالہ باقاعدہ بھجوانے کی درخواست کی۔

✤......عمان کی ایک دینی تنظیم ''دعاء'' کے ترجمان لکھتے ہیں:

مَیں مجلّہ ''التَّقْوٰی'' بڑی دلچسپی اور گہری نظر سے پڑھتا ہوں۔ اس میں ہر مضمون پر، خواہ دینی ہو یا دنیوی، سیر حاصل بحث کی جاتی ہے۔ اندازِ بیان بالکل اچھوتا اور آسان ہوتا ہے۔ میں یہ رسالہ اپنے دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیتا ہوں۔

✤......الجزائر سے جمال اغزول صاحب نے لکھا:

مجھے ایک دوست سے مجلّہ ''التَّقْوٰی'' کے چار شمارے ملے ہیں۔ مجھے باقی شماروں کے حصول کا شوق ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ میرے پاس اس رسالہ کی ساری کاپیاں ہوں تا کہ مَیں جلد کرا کے اپنی لائبریری میں محفوظ کر لوں اور مختلف مضامین کی تیاری میں ان سے مدد لے سکوں۔

## مضبوط ہتھیار

✤......گیمبیا میں ہمارے مقامی معلم مکرم علی محبّ فاتی صاحب لکھتے ہیں:

یہ رسالہ عربی قاری کے لئے روشن چراغ اور ہم مبلغین کے لئے مضبوط ہتھیار کا درجہ رکھتا ہے۔ اس میں شائع ہونے والے مضامین نہایت دیانت داری، احتیاط اور باریک نظر سے تیار کئے جاتے ہیں۔ زبان نہایت متین، جدید اور خوبصورت ہے۔ ہر تحریر سے اخلاص اور سچی ہمدردی چھلکتی نظر آتی ہے۔ کہیں احادیث مبارکہ ہیں تو کہیں سیرت رسول ﷺ اور کہیں صحابہ کرام کی عظیم قربانیوں کا بابرکت تذکرہ۔ یہ رسالہ تو ہماری تمام دینی، علمی ضروریات کو پورا کر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی عظیم دلیل بن گیا ہے۔ یہ رسالہ حدیث مبارک ''لَو كَانَ الايْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ او رِجَالٌ مِنْ هٰؤلَاءِ'' کا واضح نقشہ پیش کر رہا ہے۔ کیونکہ یہ حدیث مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود پر فردی طور پر پوری ہوئی ہے اور اب اجتماعی شکل میں پوری ہو رہی ہے۔

''اے انسانی روحو! خدائے رحمان کی کتنی ہی آیات ہیں جن کے پاس سے تم غافلانہ حالت میں گذر جاتی ہو۔ اے انسانی روحو تم اس داعی کی آواز پر لبیک کیوں نہیں کہتی۔''

✤......موریطانیہ سے محمد سنبری صاحب لکھتے ہیں:

مَیں نے اس رسالہ سے وہ فائدہ اٹھایا ہے جو میں نے کئی سال تک اپنی درسگاہ سے نہ اٹھایا تھا۔ ہم جماعت کے بارہ میں بہت کچھ سنتے رہے ہیں مگر اب حقیقت کا علم ہوا ہے۔ کاش میرے اصلی وطن مالی میں بھی آپ کے مراکز اور مساجد ہوں۔ (یاد رہے کہ یہ خط کافی پرانا ہے۔ اب تو خدا کے فضل سے مالی میں ہمارا مشن اور لاکھوں احمدی احباب ہیں)

مَیں آپ سے یہ بات چھپا نہیں سکتا کہ میرے بعض عیسائی دوست تھے جو میرے ساتھ اکثر دینی بحث کرتے ہوئے کہتے کہ ہمارا دین سب سے بہتر دین ہے۔ اس کے علاوہ نجات کا کوئی راستہ نہیں۔ مگر میں ان کا کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکتا تھا کیونکہ ہم لوگ بعض ایسے عقائد رکھتے تھے جو ان کے موقف کی تائید کرتے تھے۔ مگر جب مجھے مجلّہ ''التقوی'' ملا تو میں نے اس میں سے بعض باتیں ترجمہ کر کے ان عیسائی دوستوں کو سنانا شروع کیں۔ وہ بھلا ہمارے ان دلائل کو کیسے توڑ سکتے تھے جو انہیں کی مقدس کتاب سے لیے گئے تھے۔ آخر انہوں نے فرار میں ہی عافیت سمجھی۔

مگر دوسری طرف میرے مسلمان دوست ہیں جو مجھے مجلّہ ''التَّقْوٰی'' کے مطالعہ سے منع کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تم نے پہلی دینی درس گاہ میں ہمارے ساتھ جو پڑھا تھا اسی پر اکتفا کرو۔ مگر اس غیر منصف درسگاہ میں تو وہ کچھ پڑھایا گیا تھا جسے عقلِ سلیم دور سے دھکے دیتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ فیصلہ کرنے سے پہلے وہ دونوں اطراف کی سنے ورنہ وہ ظلم کر بیٹھے گا۔

✤......مدینہ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل عالم کا اقرار:

رابطہ عالم اسلامی والے سعودی عرب، کویت اور مصر کی بعض یونیورسٹیوں میں طلباء کو خاص طور پر احمدیت کے خلاف تیار کر کے افریقہ میں کام کرنے کے لئے بھجواتے ہیں۔ لیکن خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ان علماء میں سے اکثر مقابلہ میں آتے ہی پکے ہوئے پھل کی طرح آغوشِ احمدیت میں آگرتے ہیں۔ پھر یہ بنے بنائے مبلغ، احمدیت کے دفاع میں ''رابطہ'' کے مقابلہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ''رابطہ'' والے انہیں پہلے بڑی بڑی تنخواہیں اور بڑی مراعات دیتے ہیں۔ چنانچہ بورکینا فاسو کے ایک عالم دین مکرم کندا ابراہیم صاحب بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ یونیورسٹی کی شاخ دعوت وارشاد میں اعلی دینی تعلیم کی ڈگری حاصل کر کے اپنے وطن واپس لوٹا اور دعوت وارشاد میں مصروف ہوگیا۔ ایک روز احمدی مبلغین سے بحث ہوگئی جس میں میں مغلوب رہا۔ اس پر میں نے فیصلہ کیا کہ احمدیت کی اصلیت جان کر رہونگا۔ دوران تحقیق خوش قسمتی سے مجھے ''التَّقْوٰی'' رسالہ کے بعض شمارے ہاتھ لگے جن میں متعدد مسائل پر مضامین تھے۔ یہ مضامین واقعی اسلام کو حقیقی اور خوبصورت شکل میں پیش کر رہے تھے جس پر اہل اسلام کو فخر کرنا چاہئے۔ اس پر مجھے یقین ہوگیا کہ احمدیت سچی ہے اور میں 1991ء میں احمدی مسلمان ہوگیا۔

یاد رہے کہ اب یہ عالم دین ہمارے مبلغ کے طور پر خدمت اسلام بجالا رہے ہیں۔ الحمدللہ۔

## 832 بیعتیں

✤......محترم امیر صاحب سینیگال لکھتے ہیں:

سینیگال کے Chako نامی ایک گاؤں میں میں نے ایک احمدی نوجوان کو 'التَّقْوٰی' کا جوبلی نمبر دیا۔ اس نے آگے مدرسہ کے عربی کے استاد کو یہ رسالہ دیا اور تبلیغ شروع کردی۔ استاد نے رسالہ پڑھا اور نوجوان کو کہا کہ جب آپ کے مبلغ آئیں تو مجھے ضرور ملوانا۔ ایک دن خاکسار اس گاؤں کے دورہ پر گیا تو ان استاد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے چند سوالات کئے اور بیعت کر لی اور مجھے کہا کہ اس رسالہ کو پڑھ کر میں نے یقین کر لیا تھا کہ یہ جماعت سچی ہے۔ میں نے اپنے گاؤں میں جو یہاں سے دس میل دور ہے پہلے ہی جماعت کا تعارف کروا دیا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ ہمارے گاؤں چلیں اور احمدیت کا پیغام دیں۔ چنانچہ ہم لوگ وہاں گئے اور سارا گاؤں احمدی ہوگیا۔ اس استاد کے بعض دیگر عربی دان دوست اساتذہ نے بھی اس رسالہ کے ذریعہ اس دورہ میں احمدیت قبول کی اور وہ بھی اپنے مدرسوں سمیت احمدی ہوئے۔ یوں کل 832 بیعتیں ہوئیں۔ الحمدللہ۔

## پیار بھرے شکوے

کسی وجہ سے رسالہ کے دیر سے پہنچنے یا منقطع ہو جانے پر عجیب پیارے پیارے شکوے موصول ہوتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر دو شکوے ہدیہ قارئین ہیں۔

✤......اردن کے ایک احمدی دوست مکرم غانم صاحب لکھتے ہیں۔

''التَّقْوٰی' کی تیاری اور اسلام کا پرچم بلند رکھنے کے لئے آپ جو سعی فرماتے ہیں اس پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ ہمارے لئے تو پھیپھڑوں کی طرح ہے جن کے ذریعہ ہمیں پاک صاف روحانی ہوا میسر آتی ہے جو ہماری روحوں کو زندہ رکھتی ہے۔ براہ کرم رسالہ بھیجتے رہا کریں کہ ان حالات میں مرکز سے دور بیٹھے ہم لوگوں کے لئے تو صرف یہ رسالہ ہی تسلی کی سبیل ہے۔ ان ایام میں فتنے بڑھ گئے ہیں۔ شر اور ظلم کی طاقتیں اسلام کے نام کا سہارا لے کر ظلم پر تلی ہوئی ہیں۔ احمدیت کی حقیقت سے بے خبر لوگ ہمیں مرتد قرار دینے اور نبی کریم ﷺ کے دین سے کاٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

✤...... گیمبیا میں ہمارے مقامی مبلغ یولی باہ صاحب کیا ہی پیارے انداز میں لکھتے ہیں:

مَیں عرصہ سے بہت دلگیر ہوں کیونکہ ''میرے استاد'' سے میرا رابطہ ٹوٹ گیا ہے۔ یہ رسالہ تو میرے لئے ایسی لائبریری کی طرح ہے جس میں نادر و نایاب کتب ہوں اور جو ہر ماہ مجھے مل رہی ہوں۔ اے ''التَّقْوٰی'' تو کب دوبارہ آئے گا۔ میری نظریں ہر لمحہ تیرے انتظار میں فرش راہ ہیں۔

اے میرے پیارے ''التَّقْوٰی'' تو نے عالم اسلام کو دوبارہ زندگی بخشی ہے۔ تو نے خواب غفلت میں سوئی پڑی امت اسلامیہ کو اپنا پیغام پہنچایا۔ تو نے ملت اسلامیہ میں محبت و اخوت کے رشتے تقویٰ کی بنیاد پر دوبارہ قائم کر دیئے ہیں۔ تو نے رسول اعظم ﷺ کی سنت کے مطابق اسلامی تعلیمات کو پھیلایا۔ اس لئے اے میرے پیارے تو شکریہ اور تعریف کا مستحق ہے۔ اے پیارے ''التَّقْوٰی'' تو اب ہم سے جدا نہ ہونا۔

**(باقی آئندہ)**

✤✤✤✤✤✤

**Earlsfield Properties**

*We will manage your property at 0% commission*

*Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years*

*Free management Service*

*Guaranteed vacant possession*

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

# خطبہ جمعہ

## دنیا کے مختلف ممالک میں مسیح محمدی کی جماعت کی مخالفت اس کی عالمگیریت ثابت کرتی ہے

## احمدیوں کو ہمیشہ صبر اور برداشت سے بغیر کسی خوف کے ان تکلیفوں کو برداشت کرتے چلے جانا چاہئے۔

## ہر نیا دن حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو ظاہر کرتے ہوئے طلوع ہوتا ہے۔

## پچھلی قومیں بھی ختم ہو گئی تھیں۔ بڑی بڑی طاقتور قومیں تھیں اور ان کی سرحدیں چھوٹی ہوتی رہیں۔
## یہی تقدیر کسی وقت امریکہ کے ساتھ بھی دہرائی جائے گی۔

## جب کسی صادق کی حد سے زیادہ تکذیب کی جائے یا اس کو ستایا جائے تو دنیا میں طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں۔
## سنت اللہ یہی ہے کہ ائمۃ الکفر اخیر میں پکڑے جایا کرتے ہیں۔

(چلّی کے زلزلہ کی شدت اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے دنیا بھر میں تباہ کن زلازل اور ہولناک آفات کے ظاہر ہونے کی پیشگوئیوں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 5/مارچ 2010ء بمطابق 5/امان 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ الٰہی جماعتوں کے افراد کی بھی وہی ذمہ داری ہوتی ہے جو ان کے قائم کرنے والے انبیاء کی۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف بلانا اور لوگوں کے گمراہ کُن خیالات اور تعلیمات، جو زمانے کے گزرنے کے ساتھ مزید بگڑتے چلے جاتے ہیں، کی نشاندہی کر کے انہیں سچائی کا راستہ دکھانا۔ اور مذاہب کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب بھی انبیاء اور ان کے ماننے والوں نے، جو عموماً شروع میں بہت قلیل تعداد میں ہوتے ہیں، یہ کام کیا تو ان کی بھرپور مخالفت ہوئی۔ اور زمانے کے فرعون اور ہامان اور ان کے ٹولے اپنا پورا زور لگاتے ہیں کہ کس طرح انبیاء اور ان کی جماعت کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ اور یہ سلوک مذاہب کے ساتھ ہوتا رہا ہے جب تک وہ اپنے حقیقی دین پر قائم رہے۔ پس جب کہ سنت اللہ یہی ہے تو ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ بھی یہی سلوک دشمنانِ اسلام نے کرنا تھا۔ باوجود اس کے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ پیارے اور برگزیدہ تھے، آپ سے کوئی احسان نہیں ہوا۔ بلکہ ابتلاؤں، آزمائشوں، تکلیفوں اور جنگوں وغیرہ سے جس طرح آپ کو گزرنا پڑا اس کی مثال گزشتہ انبیاء میں نہیں ملتی۔ سب سے بڑھ کر ہے۔ لیکن آپؐ جو استقلال اور عظمت کے انتہائی مقام پر فائز تھے ان سب سے کامیاب گزرتے چلے گئے۔ اور یہی ایمان کی پختگی اور چٹانوں کی طرح مضبوط عزم اور ایمان اور ایقان میں ترقی آپؐ نے اپنے جانثار صحابہ میں پیدا فرما دی۔ اور کوئی تکلیف، کوئی زخم، تعداد میں کمی، ہتھیاروں کی کمی ان صحابہ کے ایمان کو متزلزل نہیں کر سکی۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں ان ایمان والوں کا اللہ تعالیٰ نے اس طرح ذکر فرمایا ہے۔ سورۃ آلِ عمران میں۔ دو آیتیں ہیں 173,174 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ (آل عمران: 173) کہ وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول کو لبیک کہا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے، ان میں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے احسان کیا اور تقویٰ اختیار کیا بہت بڑا اجر ہے۔

پھر فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِيْلُ (آل عمران: 174) یعنی وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے خلاف لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ پس ان سے ڈرو تو اس بات نے ان کو ایمان میں بڑھا دیا۔ اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

ایمان کی اس مضبوطی اور خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی جان قربان کرنے کا نظارہ ہمیں جنگِ اُحد میں اس طرح نظر آتا ہے کہ جب مسلمانوں کے ایک دستے کی غلطی کی وجہ سے واضح طور پر جو جیتی ہوئی جنگ تھی اس کا پانسا پلٹا اور کفار نے دوبارہ مڑ کر حملہ کیا تو مسلمانوں کا بہت جانی نقصان ہوا یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کو بھی زخم آئے۔ آپ کا دانت بھی شہید ہوا۔ لیکن اس وقت آپ کے صحابہ اس طرح مضبوط دیوار بن کر کھڑے ہو گئے تھے کہ کوئی طاقت ان کو وہاں سے ہلا نہیں سکتی تھی۔ اور اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دشمن کے ہر وار اور حملے کو ناکام و نامراد کر رہے تھے۔ جس کا ایک عجیب نظارہ مذاہب کی تاریخ میں نظر آتا ہے۔ بہرحال کفارِ مکہ گو دوسری دفعہ کے حملے میں بظاہر برتری حاصل کئے ہوئے لگتے تھے لیکن جنگی نقطۂ نظر سے یہ کوئی برتری نہیں تھی۔ جب کفار کا یہ لشکر جنگ سے واپس لوٹ رہا تھا تو بعض عرب قبائل نے ان پر طنز کیا کہ تم بڑے نعرے لگاتے ہو اور اپنے زُعم میں بدر کا بدلہ لے کر جا رہے ہو کہ جنگ جیت لی ہے۔ یہ کون سی جیت ہے؟ جس میں نہ کوئی مالِ غنیمت ہے اور نہ کوئی جنگی قیدی ہے اور دعویٰ کر رہے ہو کہ ہم نے مسلمانوں سے بدلہ لے لیا ہے۔ اس پر راستے میں ہی کفارِ مکہ نے سوچنا شروع کر دیا کہ یہیں راستے سے ہی واپس لوٹا جائے۔ اور مسلمان جو اس وقت زخموں سے چُور ہیں اور تھکے ہوئے ہوں گے، ان پر حملہ کر کے فتح کو مکمل کیا جائے۔ لیکن اس سوچ میں بھی دو گروہ بن گئے۔ ایک کا خیال تھا کہ جتنی فتح ہو گئی وہ ٹھیک ہے کیونکہ اب مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں وہ مسلمان بھی شریک ہو جائیں گے جو اُحد میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ اور پھر مدینہ پر حملے کی وجہ سے اب تمام ہی جان توڑ کر لڑیں گے۔ ادھر آنحضرتؐ کو بھی کسی طرح کفار کے اس ارادے کا پتا چل گیا۔ تو آپؐ نے اگلے دن ہی صحابہ کو جمع کیا اور کفار کا پیچھا کرنے کے لئے لشکر کی تیاری کے لئے کہا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی شرط لگا دی کہ اس لشکر میں صرف وہی صحابہ شرکت کریں گے جو اُحد کی جنگ میں گئے تھے۔ اب ان کی حالت کا اندازہ لگائیں جو جنگ کی وجہ سے تھکے بھی ہوئے تھے اور اکثر ان میں سے زخمی حالت میں بھی تھے۔ چنانچہ 250 مسلمانوں کا یہ لشکر تشکیل دیا گیا جو مدینہ سے روانہ ہوا۔ یہ سب کے سب اس خوشی اور جوش سے نکلے تھے جیسے کوئی فاتح لشکر ہے جو دشمن کے تعاقب کے لئے نکلتا ہے۔ مدینہ سے 8 میل کے فاصلے پر آپ نے حمراء الاسد کے میدان میں ڈیرہ ڈالا۔ اور آپ نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ 500 مختلف جگہ پر آگیں روشن کر دو۔ اور جب یہ روشن کی گئیں تو دور سے ہی دیکھنے والوں کو مرعوب کرتی تھیں۔ مسلمانوں کے اس لشکر کی کفار کو بھی کسی طرح اطلاع مل گئی اور

ابوسفیان اور دوسرے سرداروں نے اسی میں بہتری سمجھی کہ واپس مکہ لوٹ جائیں۔ کفار کے واپس چلے جانے کی اطلاع جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ بھی ایک دو دن ٹھہر کر مدینہ واپس لوٹ آئے اور فرمایا کہ کفار پر یہ رعب اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان زخمیوں کی تعریف فرما کر جو قربانیوں کی اعلیٰ ترین مثال قائم کئے ہوئے ہیں، ان تقوی شعاروں کو اجرِ عظیم کی خوشخبری دیتا ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزاء الثانی صفحه 274باب غزوه رسول الله ﷺ حمراء الاسد مطبوعه بیروت1996)(السیرة النبویة لابن هشام باب غزوه حمراء الاسد صفحه 546,547مطبوعه بیروت 2001)

دوسری اہم بات یہ ہے کہ اُحد سے لوٹتے وقت ابوسفیان نے یہ اعلان کیا تھا اور چیلنج دیا تھا کہ آئندہ سال بدر کے مقام پر دوبارہ ہماری پوری جنگ ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس چیلنج کو قبول کیا اور اعلان فرمایا کہ ٹھیک ہے، آ جانا۔ بہرحال 4 ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈیڑھ ہزار صحابہ کا لشکر تیار کیا اور لشکر لے کر اس میدان کی طرف نکلے۔ ادھر ابوسفیان نے بھی مکہ میں دو ہزار کا لشکر تیار کیا لیکن دل میں ڈرتا بھی تھا کہ یہ لشکر مسلمانوں کے مقابلے کے لئے تھوڑا ہے۔ جاسوسی کا انتظام تو وہاں تھا۔ پتا لگ گیا تھا کہ کتنے مسلمان تیار ہو رہے ہیں۔ تو اس نے یہ چال چلی کہ ایک شخص کو مدینہ روانہ کیا کہ مسلمانوں کو خوفزدہ کرو کہ کفار مکہ کا تو بہت بڑا لشکر تیار ہو کر آ رہا ہے اور تم لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دشمنوں کے یہ پروپیگنڈے مسلمانوں کو ایمان میں بڑھاتے ہیں۔ اور ان کا جواب یہ تھا اور ہوتا ہے کہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کہ ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔ بہرحال آنحضرت ﷺ کے ساتھ مسلمانوں کا یہ لشکر جو ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں تھا بدر کے میدان میں پہنچا۔ لیکن کفار کا لشکر مکہ سے کچھ دور باہر آ کر پھر واپس مڑ گیا۔ اور یہ بہانہ کر دیا کہ یہ قحط کا سال تھا اور ہماری تیاری نہیں ہوئی، اور اگلے سال اچھی طرح تیاری کر کے ہم پھر نکلیں گے۔ پس کفار جو یہ چال چلنا چاہتے تھے کہ مسلمانوں کو ڈرا کر اور بڑے لشکر کی خبر دے کر خوفزدہ کر کے جنگ کے لئے نکلنے سے روک دیں، ان کی یہ تدبیر بھی کامیاب نہیں ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی مومنین کی حالت کی گواہی قرآنِ کریم میں فرمائی کہ موت سے ڈرنے کی باتیں کفار کے لئے تو اہم ہو سکتی ہیں لیکن مسلمانوں کو تو یہ ایمان میں بڑھاتی ہیں۔ بہرحال مسلمان بدر کے میدان میں جا کر کچھ دن رُکے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزاء الثانی صفحه279,280باب غزوه رسول الله ﷺ بدر الموعد مطبوعه بیروت1996)(السیرة الحلبیة از علامه ابو الفرج حلبی جلد 2صفحه 373,375باب ذکر مغازیة غزوه بدر الآخر مطبوعه بیروت 2002)

اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مسلمانوں نے کفار سے تو کیا خوفزدہ ہونا تھا، اُلٹا کفار کا لشکر خوفزدہ ہو کر سامنے آنے کی جرأت نہ کر سکا۔ پس یہ خدائی رُعب تھا جو کفار پر پڑا۔ اور یہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (آل عمران:174) کا دل سے نکلا ہوا نعرہ ہے جو مسلمانوں کو ہمیشہ قوی تر کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ کوئی ایک دو واقعات نہیں ہیں بلکہ صحابہ کی تاریخ اس سے بھری پڑی ہے کہ دشمن کا ایک ہونا اور مومنین کو یا صحابہ کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کرنا کبھی کامیاب نہیں ہو سکا۔

آج بھی یہی اعلان اور جواب ہے جو ایک حقیقی مومن کا ہونا چاہئے۔ آج مسیحِ محمدی کی جماعت کے افراد کو بھی اسی طرح خوف دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن مومنوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کسی گروہ، کسی ٹولے، کسی اسمبلی یا کسی تنظیم کے ڈرانے سے نہیں ڈرتے۔ بلکہ ہمیشہ صبر اور استقامت دکھاتے ہوئے اپنے ایمان میں پختگی پیدا کرتے چلے جاتے ہیں۔ ماریں کھاتے ہیں، صبر کرتے ہیں۔ مالی نقصان اٹھاتے ہیں لیکن ایمان میں لغزش نہیں آنے دیتے۔ شہید کئے جاتے ہیں کہ اس طرح ان کے عزیز، بیوی، بچے، ماں باپ، بہن بھائی خوفزدہ ہو کر دین چھوڑ دیں گے لیکن مومنین کے خلاف یہ سب منظّم سازشیں انہیں مخالفین کے گروہ کے رعب میں نہیں آنے دیتیں بلکہ ان کا جواب ہمیشہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (آل عمران:174) ہوتا ہے۔ ہمیشہ ان کی نظر خدا تعالیٰ پر ہوتی ہے۔ دشمن جب شور و فغاں میں بڑھتا ہے تو وہ یارِ نہاں میں اور زیادہ ڈوبنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس آج دنیا کے بعض ممالک میں احمدیت کی مخالفت ہے تو یہ احمدیت کی سچائی کی دلیل ہے۔ یہ بات ہمیں پہلے سے زیادہ دعاؤں کی طرف متوجہ کرنے والی ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ اس مخالفت نے اور گروہ بندی نے، بلکہ تمام 72 فرقوں نے جمع ہو کر، مخالفت میں پورا زور لگا کر پاکستان میں احمدیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا نہ پہنچا سکتے ہیں۔ مومن کے نزدیک ظاہری نقصان کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اصل چیز ایمان کی دولت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر شہید کی شہادت کے بعد ان کے بیوی بچوں، ماں باپ اور عزیزوں کی طرف سے مَیں ایمان میں مضبوطی اور پہلے سے بڑھ کر اخلاص و وفا کے اظہار کے خطوط وصول کرتا ہوں۔ یہی حال مخالفت کا آج کل ہندوستان کے بعض علاقوں میں ہے۔ تمام مولوی ٹولے جمع ہو گئے ہیں اور احمدیوں کو، نومبائعین کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اپنے دین سے پھیرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہی حال بنگلہ دیش میں تھا اور اب بھی جب ان کو موقع ملتا ہے کہیں کہیں ہو جاتا ہے۔ یہی حال عرب کے بعض ممالک میں ہے۔ شام ہو یا مصر ہو یا کوئی اور دوسرا علاقہ ہو جہاں احمدیوں کا پتا چلتا ہے، حکومتی ادارے انہیں خوفزدہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی حال بلغاریہ میں احمدیوں سے کیا جا رہا ہے تاکہ وہ احمدیت چھوڑ دیں۔ سرکاری مفتی پولیس کے ذریعہ دباؤ ڈلواتا ہے۔ یہی حال روس کی بعض مسلمان ریاستوں میں ہے۔ وہاں کا جو مرکزی مفتی ہے وہ حکومتی ایجنسیوں کے ذریعہ سے ہمارے مبلغین اور افرادِ جماعت پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غرض دنیا کے مختلف ممالک میں مسیح محمدی کی جماعت کی مخالفت اس کی عالمگیریت ثابت کرتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی صفتِ حسیب کو سمجھنے والے ہمیشہ، ہر جگہ یہی جواب دیتے ہیں کہ جتنی چاہے گروہ بندیاں کر کے مخالفتیں کر لو۔ ہمارا ہمیشہ یہ جواب ہے کہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (آل عمران:174) کیونکہ ہم نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے صحابہ سے یہی سیکھا ہے۔ پس احمدیوں کو ہمیشہ صبر اور برداشت سے بغیر کسی خوف کے ان تکلیفوں کو برداشت کرتے چلے جانا چاہئے۔ اور اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتے چلے جانا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس بات کی اس طرح بھی وضاحت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ:

’’اس آیت میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ حقیقی شجاعت کی جڑ صبر اور ثابت قدمی ہے۔ اور ہر ایک جذبہ نفسانی یا بلا جو دشمنوں کی طرح حملہ کرے اس کے مقابل ثابت قدم رہنا اور بزدل ہو کر بھاگ نہ جانا، یہی شجاعت ہے‘‘۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10صفحه 359)

پس یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کا ایک اور مضمون کھولا ہے کہ ظاہری دشمنی کے علاوہ بھی ایک دشمنی ہے اور وہ دشمن ہے جو نفسانی جذبہ ہے۔ اور یہ بھی ایک بلا ہے جو دشمن کی طرح حملہ کرتی ہے۔ اس کے مقابل پر بھی ثابت قدم رہنا کہ یہی مومنانہ شان ہے۔ ظاہری دشمن کے مقابلے کی طاقت تو تب پیدا ہوگی جب نفسانی جذبے کے حملے کا مقابلہ کر سکو گے۔ ایمان میں ترقی اس وقت ہوتی ہے جب یہ خیال دل میں رہے کہ سب کچھ خدا کا ہے اور اس کی خاطر ہمارا اٹھنا بیٹھنا ہے۔ اگر زمانے کی ہوا و ہوس سے مرعوب ہو گئے اور اس رَو میں بہ گئے جس میں زمانہ چل رہا ہے تو مخالفین کے ٹولوں اور جان مال کے نقصان کی برداشت کی طاقت بھی نہیں رہے گی۔ پس نفسانی دشمن پر بھی قابو پانا اور اس کے سامنے ثابت قدمی دکھانا مومن کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اور پھر یہی چیز جیسا کہ مَیں نے کہا، ظاہری دشمن کے مقابلے کے لئے بھی طاقت بخشے گی۔ اور حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (آل عمران:174) کا نعرہ دل سے اٹھے گا اور عرش پر پہنچے گا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے حسیب ہونے کے وہ نظارے نظر آئیں گے جس کا تصور بھی انسانی سوچ سے باہر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیونکر ہو۔ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ برس دکھ اٹھائے۔ تم لوگوں کو اس زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں اور نہ وہ تم کو پہنچیں ہیں۔ مگر آپ نے صحابہ (رضوان اللّٰہ علیھم) کو صبر ہی کی تعلیم دی۔ آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے۔ ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے۔ اب اس وقت یہ لوگ تمہیں تھوڑے دیکھ کر دکھ دیتے ہیں۔ مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جائے گی تو یہ سب خود ہی چُپ ہو جائیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو یہ لوگ دُکھ نہ دیتے اور دکھ دینے والے پیدا نہ ہوتے مگر خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ تھوڑی مدت صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے۔ جو شخص دکھ دیتا ہے، یا تو وہ توبہ کر لیتا ہے، یا فنا ہو جاتا ہے۔ کئی خط اس طرح کے آتے ہیں کہ ہم گالیاں دیتے تھے اور ثواب جانتے تھے لیکن اب توبہ کرتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں‘‘۔ (آج کل بھی بہت سارے لوگوں کے اسی طرح کے خطوط آتے ہیں)

پھر فرمایا کہ:

’’صبر بھی ایک عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے۔ یعنی ان پر بے حساب انعام ہوں گے۔ یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے۔ دوسری عبادت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔ جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دکھ پر دکھ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہے۔ اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ صبر جیسی


**THOMPSON & CO SOLICITORS**
**New Office in Morden**
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
**Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.**
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

کوئی شئے نہیں ہے۔'' (ملفوظات جلد دوم صفحہ 543,544)

آج کے لئے ''حَسِیْب'' کے حوالہ سے مَیں نے گو مضمون منتخب نہیں کیا تھا لیکن بہرحال کچھ نہ کچھ آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ ایک تو یہی ہے جو بیان ہو گیا ہے جو مومنوں کی ایمانی حالت کی تصویر کشی کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ ثابت قدم اور صابر مومنین کے لئے مخالفین کی مخالفت انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا باعث بنتی ہے۔ اور انہیں حَسْبُنَا اللّٰہُ کا ادراک دلاتی ہے۔ دوسری آیت جو میں اب بیان کرنے لگا ہوں بلکہ یہ دو آیات ہیں کہ انبیاء اور ان کی جماعت کا کیا مقصد ہے؟ اس کے بارے میں بتاتی ہیں کہ جو پیغام نبی پر اترا ہے، اسے کھول کر دنیا تک پہنچا دو اور یہی تمہارا کام ہے۔ اس کا حساب لینا کہ مانتے ہیں کہ نہیں مانتے اور نہیں مانتے تو کیا سلوک کرنا ہے، یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور خدا تعالیٰ حساب لینے میں تیز ہے۔ یہ مضمون بھی سورۃ رعد کی ان آیات میں بیان ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَ عَلَیْنَا الْحِسَابُ۔ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا وَاللّٰہُ یَحْکُمُ لَامُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ وَھُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ (الرعد:41-42)۔ اور اگر ہم تمہیں ان انذاری باتوں میں سے کچھ دکھا دیں جو ہم اُن سے کرتے ہیں یا تجھے وفات دے دیں تو ہر صورت میں تیرا کام صرف کھول کھول کر پہنچا دینا ہے اور حساب ہمارے ذمہ ہے۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ یقیناً ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹائے چلے آ رہے ہیں۔ اور اللہ ہی فیصلہ کرتا ہے۔ اس کے فیصلے کو ٹالنے والا کوئی نہیں۔ اور وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔

پہلی آیت جو اکتالیسویں آیت ہے۔ اس میں اس سے پہلی آیت کے مضمون کو چلاتے ہوئے بات ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کا سزا دینے کا اپنا طریق ہے۔ وہ مالک ہے۔ کب اور کس طرح مخالفین کو سزا دینی ہے۔ یہ وہ بہتر جانتا ہے۔ وہ عالم الغیب ہے۔ اس کے علم میں ہے کہ کب سزا کی ضرورت پڑنی ہے اور کس کے لئے پڑنی ہے۔ ایک عمومی بات کہنے کے بعد ضروری نہیں کہ وہ ضرور ان سزاؤں کو فوری طور پر لاگو بھی کر دے گا۔ سزا جو کہ ایک نشان کے طور پر ہے اس کا مقصد اصلاح ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ ان میں سے کون سے ایسے ہیں جو نبی کی مخالفت سے باز آ جائیں گے اور اصلاح کر لیں گے اور سزا سے بچ جائیں گے۔ اور کون ہیں جن پر سزا کا کچھ حصہ پڑے گا تو وہ اصلاح کی طرف توجہ کریں گے۔ اور کتنے ایسے ہیں جو کسی صورت میں بھی باز آنے والے نہیں۔ وہ مخالفت میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ شرارتوں میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ان پر سزا وارد ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نبی! کچھ انذاری وعدے جو تیرے ذریعہ کئے گئے ہیں، بعض لوگوں کے عملوں کی وجہ سے تو فوری دکھا دیں گے۔ زندگی میں نظر آ جائیں گے۔ اور بعض ہو سکتا ہے کہ اے نبی! تیری وفات کے بعد پورے ہوں۔

بدر کی جنگ میں ہی دیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ انہوں نے ایمان نہیں لانا تو آنحضرت ﷺ نے جہاں جہاں نشان لگائے تھے کہ ابوجہل کی، عتبہ کی، شیبہ کی لاشیں یہاں پڑی ہوئی ہیں۔ عین آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق وہ وہیں قتل کئے گئے اور ان کی موت ٹل نہیں سکی۔ (بخاری کتاب المغازی باب دعا النبی ﷺ علی کفار قریش...... حدیث 3960) اور بہت سے ایسے تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق ایمان لے آنا تھا جیسے ابوسفیان ہیں، عکرمہ ہیں۔ یہ ایسے لوگ تھے کہ اسلام کے خلاف جنگوں میں شریک بھی ہوئے اور اس کے باوجود بچتے رہے۔ آخر کار ایمان لے آئے۔ اور پھر اسلام کی خاطر لڑے۔

پس فرمایا اصل کام نبی اور اس کی جماعت کا تبلیغ کرنا ہے۔ کسی قوم کو سزا دینا اصل مقصود نہیں ہے۔ اصل مقصود ایک خدا کا عبادت گزار بنانا ہے۔ پس جو حد سے بڑھے ہوئے ہیں ان کے بارے میں بھی انذاری پیشگوئیاں پوری ہوں گی اور بعض کو چھوٹ بھی دی جائے گی۔ لیکن یہ اصولی بات ہے کہ جن عملوں پر انذار کیا گیا ہے وہ نبی کی زندگی میں موجود لوگ کریں یا بعد میں کریں۔ اگر اصلاح نہیں کرتے تو ان پر پکڑ ہو گی۔ اور کس طرح پکڑ ہو گی؟ یہاں ہو گی یا اگلے جہان میں ہو گی یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کیا چیز فائدہ مند ہے کس طرح کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ فوری پکڑ ضروری ہے یا چھوٹ دینا ضروری ہے؟ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حساب لینا ہمارے ذمہ ہے۔ اعتراض کرنے والے اگر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی، وہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے پر جب خدا تعالیٰ حساب لے گا تو سب واضح ہو جائے گا۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین بھی یہی اعتراض کرتے ہیں۔ تو یہی جواب ان کو بھی ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو واضح طور پر لکھا ہے کہ بعض باتیں نبی کی زندگی کے بعد پوری ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نبی کی جماعت کے ذریعہ پورا کروانا چاہتا ہے۔ اور احمدی اس بات پر گواہ ہیں کہ بہت ساری پیشگوئیاں جو ہیں وہ پوری ہو رہی ہیں۔ اور ہر نیا دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ظاہر کرتے ہوئے طلوع ہوتا ہے۔

پھر اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مخالفین اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ یہ بات پوری نہیں ہوئی اور وہ بات پوری نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان مخالفین کو نظر نہیں آتا کہ کس طرح ہم زمین کناروں سے گھٹاتے چلے آ رہے ہیں؟ آنحضرت ﷺ کی زندگی کا ہر دن گواہ ہے کہ کس طرح اسلام آپ کے زمانے میں پھیلتا چلا جا رہا تھا اور مخالفین کے پاؤں سے زمین نکل رہی تھی۔ مختلف شہروں کے امیر غریب اسلام میں شامل ہو کر اپنے آپ کو محفوظ حصار میں لا رہے تھے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی مکہ بھی فتح ہو گیا اور عرب سے باہر بھی اسلام پھیل گیا اور پھر خلافتِ راشدہ میں اور بعد کے دور میں بھی اسلام پھیلتا چلا گیا۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا کہ اس قوم کے لوگوں کو سزا دینی ہے، وہاں سزا بھی دی۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ یا تو لوگوں کے اسلام قبول کرنے سے اسلام مخالف طاقتوں کی زمین گھٹتی جائے گی یا اللہ عذاب اور آفات کے ذریعہ سے ان پر زمین تنگ کرتا ہے۔ ماضی میں بھی کرتا رہا ہے اور اب بھی کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کو کوئی توڑنے والا نہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے ساتھ ہے تو کون ہے جو اس کی ترقی میں روک بن سکے؟ پس لَامُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ (الرعد 42) یعنی اس کے فیصلے کو کوئی ٹالنے والا نہیں کہہ کر مومنوں کو یہ حوصلہ بھی دے دیا کہ اگر تم حقیقی رنگ میں خدا تعالیٰ کے بنے رہو تو کوئی وجہ نہیں کہ دشمن سے خوفزدہ ہو۔ تبلیغ کا کام تمہارے سپرد ہے وہ کرتے چلے جاؤ۔ اور آخر پر فرمایا کہ وَھُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ (الرعد 42) کہ وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔ یعنی حساب لینے میں آتا ہے تو فوراً لے لیتا ہے۔ یہ نہیں کہ فوری طور پر سزا دے دیتا ہے۔ جب فیصلہ کر لیا کہ حساب لینا ہے تو فوری طور پر لیتا ہے۔ پھر دوسرے اور کاموں کی طرح نہیں، کسی انسان کی طرح نہیں کہ یہ کام کر لوں، اس کے ساتھ تدبیریں چل رہی ہوتی ہیں اور اس کے حکم کو کوئی روک نہیں سکتا۔

اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا (الرعد:42) کے مضمون کو ایک دوسری جگہ سورۃ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔ کہ بَلْ مَتَّعْنَا ھٰٓؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَ ھُمْ حَتّٰی طَالَ عَلَیْھِمُ الْعُمُرُ اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ (الانبیاء:45) بلکہ ہم نے ان کو بھی اور ان کے آباء و اجداد کو بھی کچھ فائدہ پہنچایا ہے یہاں تک کہ عمر اُن پر دراز ہو گئی۔ پس کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں؟ تو کیا وہ پھر بھی غالب آ سکتے ہیں؟

پس اگر کسی قوم کی عمر لمبی ہو جائے یا ان کا طاقت کا عرصہ لمبا ہو جائے اور وہ اس وجہ سے تکبر میں مبتلا ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کی یہ حالت اب دائمی رہنے والی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو لمبا عرصہ فائدہ پہنچایا ہے۔ بہت مال و متاع ان کے پاس تھا اور ہے۔ دولتیں بھی اکٹھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو، اس طرف بھی نظر رکھو، اس طرف بھی دیکھو کہ پہلی قومیں بھی ختم ہو گئی تھیں۔ وہ بڑی بڑی طاقتور قومیں تھیں اور ان کی سرحدیں چھوٹی ہوتی رہیں۔ اب ماضی قریب میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ یورپین قوموں کی حکومتیں جو تھیں، بہت پھیلی ہوئی تھیں۔ ہندوستان کی سرحدیں بھی کہاں سے کہاں تک مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی تھیں اور پھر وہ چھوٹی ہوتی چلی گئیں۔ کئی ملک آزاد ہوئے اور نئے ملک وجود میں آئے۔ روس کس قدر وسیع رقبہ پر پھیل گیا تھا لیکن اب وہاں بھی آزاد ریاستوں کا قیام ہو گیا ہے۔ یہی تقدیر کسی وقت امریکہ کے ساتھ بھی دہرائی جائے گی۔ اسی طرح جب یہ بڑے ملک محفوظ نہیں تو چھوٹے ملک جو ہیں وہ کس بات پر بھروسہ کر رہے ہیں، ان کی اسمبلیاں کس طاقت پر زُعم کئے بیٹھی ہیں؟ ان کی بھی کوئی حیثیت نہیں، وہ بھی ختم ہو جائیں گی۔ لیکن اسلام کے لئے خوشخبری ہے۔ حقیقی مسلمانوں کے لئے خوشخبری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کے لئے خوشخبری ہے کہ مسیح محمدی کی آمد کے ساتھ اسلام نے دنیا کے کناروں تک پھیلنا ہے۔ اور پھیل رہا ہے۔ پس ہماری تبلیغ تو ایک معمولی کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اسلام نے غالب آنا ہے۔ انشاء اللہ۔ اور انشاء اللہ آ کر رہے گا۔ لیکن محبت اور پیار کے پیغام سے اور دعاؤں سے۔ یہی کام ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے۔ باقی خدائی تقدیر کس طرح فیصلہ کرے گی یا کر رہی ہے

یہ جو سب زلزلے، طوفان، تباہیاں ہیں یہی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا ایک چکر چل رہا ہے۔ غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کا ہے اور خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دکھانا ہے۔ کاش کہ مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کی اس تقدیر کا حصہ بننے کے لئے آپ کی جماعت کا حصہ بنیں اور آپ کے مددگار بنیں اور مخالفتیں ترک کر دیں۔ اس زمانے میں بھی جو آفات آ رہی ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں ہیں۔

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ مخالفتیں تو ائمۃ الکفر کر رہے ہیں یا بڑے بڑے لوگ کر رہے ہیں اور آفات سے ہم بیچارے غریب مارے جاتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جواب دیا ہوا ہے آپ کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''غرض عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کسی صادق کی حد سے زیادہ تکذیب کی جائے یا اس کو ستایا جائے تو دنیا میں طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تمام کتابیں یہی بیان فرماتی ہیں اور قرآنِ شریف بھی یہی فرماتا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کی تکذیب کی وجہ سے مصر کے ملک پر طرح طرح کی آفات نازل ہوئیں۔ جوئیں برسیں، مینڈکیں برسیں، خون برسا اور عام قحط پڑا۔ حالانکہ ملکِ مصر کے دور دور کے باشندوں کو حضرت موسیٰ کی خبر بھی نہ تھی، اور نہ ان کا اس میں کچھ گناہ تھا اور نہ صرف یہ بلکہ تمام مصریوں کے پلوٹھے بچے مارے گئے۔ اور فرعون ایک مدت تک ان آفات سے محفوظ تھا اور جو محض بے خبر تھے وہ پہلے مارے گئے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جن لوگوں نے حضرت عیسیٰؑ کو صلیب

سے قتل کرنا چاہا تھا ان کا تو بال بھی بیکا نہ ہوا اور وہ آرام سے زندگی بسر کرتے رہے۔ لیکن چالیس برس بعد جب وہ صدی گزرنے پر تھی تو طیطوس رومی کے ہاتھ سے ہزاروں یہودی قتل کئے گئے اور طاعون بھی پڑی۔ اور قرآنِ شریف سے ثابت ہے کہ یہ عذاب محض حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی وجہ سے تھا۔

ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سات برس کا قحط پڑا اور اکثر اس قحط میں غریب ہی مارے گئے۔ اور بڑے بڑے سردار، فتنہ انگیز جو دکھ دینے والے تھے، مدت تک عذاب سے بچے رہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی خدا کی طرف سے آتا ہے اور اس کی تکذیب کی جاتی ہے تو طرح طرح کی آفتیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں۔ جن میں اکثر ایسے لوگ پکڑے جاتے ہیں جن کا اس تکذیب سے کچھ تعلق نہیں۔ پھر رفتہ رفتہ ائمۃ الکفر پکڑے جاتے ہیں۔ اور سب سے آخر بڑے شریروں کا وقت آتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا (الانبیاء:45)۔ یعنی ہم آہستہ آہستہ زمین کی طرف آتے جاتے ہیں۔

اس میرے بیان میں ان نادانوں کے اعتراضات کا جواب آ گیا ہے جو کہتے ہیں کہ تکفیر تو مولویوں نے کی تھی اور غریب آدمی طاعون سے مارے گئے۔ اور کانگڑہ اور بھاگسو کے پہاڑ کے صدہا آدمی زلزلہ سے ہلاک ہوگئے۔ ان کا کیا قصور تھا؟ انہوں نے کون سی تکذیب کی تھی؟ سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے۔ خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے اور آسمان سے عام طور پر بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اصل شریر پیچھے سے پکڑے جاتے ہیں جو اصل مبدءِ فساد ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اُن قہری نشانوں سے جو حضرت موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے فرعون کا کچھ نقصان نہ ہوا، صرف غریب مارے گئے۔ لیکن آخر کار خدا نے فرعون کو مع اس کے لشکر کے غرق کیا۔ یہ سنت اللہ ہے جس سے کوئی واقف کار انکار نہیں کرسکتا''۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد22 صفحہ 165 تا 167)

ایک اور اقتباس کہ آفتیں کیوں آتی ہیں؟ وہ بھی پڑھ دیتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

''طاعون کے متعلق بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اکثر غریب مرتے ہیں اور امراء اور ہمارے بڑے بڑے مخالف ابھی تک بچے ہوئے ہیں''۔ فرمایا: ''لیکن سنت اللہ یہی ہے کہ ائمۃ الکفر اخیر میں پکڑے جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ کے وقت جس قدر عذاب پہلے نازل ہوئے اُن سب میں فرعون بچا رہا۔ چنانچہ قرآنِ شریف میں بھی آیا کہ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا (الانبیاء:45)۔ یعنی ابتدا عوام سے ہوتا ہے اور پھر خواص پکڑے جاتے ہیں۔ اور بعض کے بچانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت بھی ہوتی ہے کہ انہوں نے آخر میں توبہ کرنی ہوتی ہے یا ان کی اولاد میں سے کسی نے اسلام قبول کرنا ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 201-200 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

گذشتہ دنوں چلّی میں بھی ایک زلزلہ آیا ہے۔ اور اس سے دو مہینہ پہلے ہیٹی میں بھی زلزلہ آیا تھا۔ تو چلّی میں جو زلزلہ آیا وہ ہیٹی کے زلزلے سے 64 گنا زیادہ طاقتور تھا۔ اور پندرہ لاکھ گھروں کو مجموعی طور پر نقصان پہنچا جن میں سے پانچ لاکھ تو بہت زیادہ تباہ ہوئے ہیں۔ اس زلزلے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ زلزلے کی جو ریکارڈڈ ہسٹری ہے اس میں یہ ساتواں خوفناک ترین زلزلہ ہے۔ اس کے بارے میں اور بھی معلومات سائنسدانوں نے دی ہیں۔ مثلاً یہ کہ زلزلے کے اس جھٹکے سے زمینی دن میں 1.26 سیکنڈ فرق پڑا ہے اور اکثر زلزلوں سے اس طرح فرق پڑتے ہیں۔ پھر سائنسدان کہتے ہیں کہ زمین اپنے figure axis جو اس کا مرکز ہے، اس سے تین انچ ہٹ گئی ہے۔ اور یہ figure axis نارتھ ساؤتھ کا axis نہیں ہے جس کے گرد زمین گھوم رہی ہے۔ بلکہ سائنسدان کہتے ہیں کہ figure axis وہ ہے جس پر زمین اپنا توازن قائم کرتی ہے۔ اور ہر زلزلے میں اس میں فرق پڑتا جاتا ہے۔ گویا یہ بھی زمین کو ہٹاتے چلے جانے کی ایک صورت بن رہی ہے۔ پھر برف پگھلنے سے زمین کے ڈوبنے کی جو سائنسدان پیشگوئی کر رہے ہیں وہ ایک علیحدہ آفت ہے، جس نے دنیا کو پریشان کیا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے زلزلوں کو اپنے نشانوں میں سے ایک نشان قرار دیا ہے۔ کچھ آپ کی زندگی میں آئے۔ اور چلّی میں بھی ایک زلزلہ 1906ء میں آیا تھا جو آپ کی زندگی میں آیا تھا۔ اور چلّی کے اس زلزلے کی خبر جب آپ تک پہنچی تھی تو اس کو بھی آپ نے اپنا ایک نشان قرار دیا تھا۔ یہ سب چیزیں جو ہیں، یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں ہی ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ معلوم تاریخ کے مطابق 1570ء سے جو ریکارڈ نظر آیا ہے اس کے مطابق 1835ء تک پانچ زلزلے آئے تھے۔ 1835ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کا سال تھا۔ اور پھر 1835ء کے بعد 1868ء میں ایک زلزلہ آیا۔ پھر آپ کے دعویٰ کے بعد 1906ء کا یہ زلزلہ آیا جس کو آپ نے اپنا نشان فرمایا ہے اور اس کے بعد آج تک پہلے تین سو سال میں تو صرف پانچ ریکارڈ ہوئے تھے۔ اس کے بعد اس سو سال میں آج تک چلّی میں ہی 18 بڑے زلزلے آ چکے ہیں۔ چھوٹے تو وہاں آتے ہی رہتے ہیں۔ بڑے ہی خوفناک زلزلے آ چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چلّی کے زلزلے کے حوالے سے ہی فرماتے ہیں۔ مَیں اقتباس پڑھتا ہوں۔ فرمایا: کہ

''کئی مرتبہ زلزلوں سے پہلے اخباروں میں میری طرف سے شائع ہو چکا ہے کہ دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے۔ یہاں تک کہ زمین زیروزبر ہو جائے گی۔ پس وہ زلزلے جو سان فرانسسکو اور فارموسا وغیرہ میں میری پیشگوئی کے مطابق آئے وہ تو سب کو معلوم ہیں۔ لیکن حال میں 16/اگست 1906ء کو جو جنوبی حصہ امریکہ یعنی چلّی کے صوبے میں ایک سخت زلزلہ آیا وہ پہلے زلزلوں سے کم نہ تھا''۔ (اس زلزلے کے بارہ میں بھی پتا لگتا ہے کہ تین دن تک تو ساتھ کے شہروں کو پتا ہی نہیں لگا کہ وہاں اتنی زیادہ تباہی ہوئی ہے)۔ فرماتے ہیں کہ:

''جس سے پندرہ بڑے شہر اور قصبے برباد ہو گئے اور ہزارہا جانیں تلف ہوئیں۔ اور دس لاکھ آدمی اب تک بے خانماں ہیں۔ شاید نادان لوگ کہیں گے کہ یہ کیونکر نشان ہو سکتا ہے۔ یہ زلزلے تو پنجاب میں نہیں آئے۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے۔ نہ صرف پنجاب کا۔ اور اس نے تمام دنیا کے لئے یہ خبریں دی ہیں نہ صرف پنجاب کے لئے۔ یہ بدقسمتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کو ناحق ٹال دینا اور خدا کے کلام کو غور سے نہ پڑھنا اور کوشش کرتے رہنا کہ کسی طرح حق چھپ جائے۔ مگر ایسی تکذیب سے سچائی چھپ نہیں سکتی''۔

پھر فرمایا کہ:

''یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں بھی آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتا نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے؟ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اَور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پَر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:16)'' (یعنی ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے جب تک ہم وہاں کوئی نبی مبعوث نہ کرلیں۔ اور مسیح محمدی تو ساری دنیا کے لئے آئے ہیں)۔

فرمایا: ''اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے؟ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے''۔

اور اس کے آگے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ اقتباس بھی ہے جو اکثر پڑھا جاتا ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ:

''اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چُپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پَر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22 صفحہ نمبر 267 تا 269)

اور یہ وارننگ خاص طور پر ہندوستان پاکستان کے علاقے کے لئے ہے۔

اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی عقل دے اور سمجھ دے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرستادے کو پہچاننے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی سزا سے بچیں۔ ہمیں بھی اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور اس راستے میں ہر مشکل اور تکلیف ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے والی ہو نہ کہ خوفزدہ ہو کر ہم اپنے کاموں سے رک جائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر ہدایت

# مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی اشاعت

(نصیر احمد قمر۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن)

## فارسی (Persian) زبان میں ترجمۂ قرآن کریم

فارسی ایران کی مرکزی زبان ہے اور ایران کے علاوہ افغانستان، تاجکستان، ازبکستان اور کسی حد تک عراق، بحرین اور عمان میں بھی اس کے بولنے والے پائے جاتے ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق ساٹھ سے ستّر ملین افراد مادری زبان کے طور پر فارسی بولتے ہیں۔ ایران، افغانستان اور تاجکستان کی یہ آفیشل زبان ہے۔

جماعت احمدیہ میں فارسی ترجمہ قرآن کریم کا باقاعدہ آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے عہد خلافت میں 1985ء میں ہوا۔ حضور رحمہ اللہ کے ارشاد پر سب سے پہلے مکرم ریاض باری صاحب نے یہ کام اپنے ذمہ لیا لیکن ترجمہ کا کام شروع کرنے میں تاخیر ہوتی رہی۔ اس پر حضور رحمہ اللہ نے مکرم ملک مشتاق احمد صاحب مرحوم کی نگرانی میں ایک کمیٹی کی منظوری عطا فرمائی جس نے ترجمہ کا کام کیا۔ اس کمیٹی میں حسب ذیل ممبران تھے۔ مکرم محمد افضل صاحب، مکرم عبدالخالق بٹ صاحب، مکرم ریاض باری صاحب، مکرم چوہدری نعمت علی صاحب (مرحوم) اور مکرم سید عاشق حسین صاحب۔

اس کمیٹی نے تفسیر صغیر کو سامنے رکھ کر ترجمہ کا کام شروع کیا۔ قریباً دو سال کے عرصہ میں ترجمہ مکمل ہوا تو اسے طباعت کے لئے تیار کیا گیا۔ اور یہ ترجمہ پہلی بار 1989ء میں شائع ہوا۔ لیکن اس کے طبع ہونے پر معلوم ہوا کہ پروف ریڈنگ میں غیر معمولی تساہل کی وجہ سے اس میں بہت سی غلطیاں ہیں۔ مثلاً کئی آیات کا فارسی ترجمہ یا تو طبع ہی نہیں ہوا یا ان کی غلط جگہ پر پیسٹنگ ہوگئی۔ چنانچہ فوری طور پر اس کی سرکولیشن روک دی گئی۔ اور مکرم سید عاشق حسین صاحب کی نگرانی میں از سر نو قرآن مجید کے ترجمہ پر کام شروع ہوا۔ آپ کے ساتھ مکرم ریاض باری صاحب، مکرم چوہدری نعمت علی صاحب (مرحوم)، مکرم عبدالخالق بٹ صاحب اور مکرم محمد افضل صاحب نے معاونت کی۔

مکرم سید عاشق حسین صاحب لکھتے ہیں کہ ''اس بار بنیادی ترجمہ کا کام خاکسار نے اپنے ذمہ رکھا۔ کام کا مرکز بھی اپنے گھر کو بنایا۔ خاکسار جتنا ترجمہ لکھتا شام کو جب دوست اکٹھے ہوتے تو وہ پڑھ کر سنا دیا جاتا۔ اور سب کی منظوری کے بعد ایک ایرانی اہل زبان کو دکھلا کر اگر کوئی اصلاح ہوتی تو انجام دی جاتی اور ترجمہ ٹائپ کے لئے ریاض باری صاحب کو دیا جاتا اور جب وہ ٹائپ کر کے لاتے تو پھر چیکنگ کی جاتی اور یہ کام تقریباً ڈیڑھ سال تک جاری رہا''۔

یہ ترجمہ بھی تفسیر صغیر کو سامنے رکھ کر کیا گیا تھا۔ جب یہ ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضورؒ نے فرمایا کہ جماعت کو لفظی ترجمہ چاہئے، تفسیری نہیں۔ اس لئے حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے ترجمہ کو سامنے رکھ کر ترجمہ کیا جائے۔ اور اس میں جن آیات پر حضور رحمہ اللہ نے متبادل ترجمہ فرمایا تھا اسے شامل کرنے کی ہدایت دی۔ اس دوران حضور رحمہ اللہ نے خود اردو ترجمہ قرآن کا کام شروع فرما دیا تھا۔ چنانچہ مکرم سید عاشق حسین صاحب نے حضورؒ کی خدمت میں عرض کی کہ اگر حضور منظور فرمائیں تو حضورؒ کے اردو ترجمہ قرآن کو پیش نظر رکھ کر فارسی میں ترجمہ کیا جائے۔ حضور رحمہ اللہ نے اس تجویز کو منظور فرمایا اور یہ ذمہ داری مکمل طور پر مکرم سید عاشق حسین صاحب کے سپرد فرمائی۔

مکرم سید عاشق حسین صاحب کہتے ہیں کہ یہ بہت اہم اور عظیم کام تھا اور مجھے اپنی استعدادوں پر کوئی زیادہ اعتماد نہ تھا اور بڑی فکر تھی۔ لیکن حضور رحمہ اللہ نے حوصلہ بڑھاتے ہوئے فرمایا ''بہت بڑا کام ہے ہاتھ میں لے لو''۔ حضورؒ کے اس ارشاد پر مَیں نے اپنا تجارتی کام بیٹوں کے سپرد کیا اور ہمہ وقت اس مبارک کام میں مصروف ہوگیا۔ کئی دفعہ حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ترجمہ پڑھ کر سناتا اور کئی مواقع پر حضور رحمہ اللہ بعض الفاظ میں ترمیم فرماتے۔ الغرض حضورؒ کی دعا، توجہ، رہنمائی اور حوصلہ افزائی سے کام آگے بڑھتا رہا۔

حضور رحمہ اللہ نے اردو ترجمہ قرآن میں بعد میں سورتوں کے مضامین کا تعارف اور بعض منتخب آیات پر تشریحی نوٹس کا اضافہ فرمایا تو حضور رحمہ اللہ کی اجازت سے ان کا بھی فارسی میں ترجمہ کیا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی مبارک زندگی میں ہی یہ ترجمہ مکمل ہو کر طباعت کے لئے تیار ہوا۔ لیکن اس کی طباعت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک عہد میں ہوئی اور حضور ایدہ اللہ نے اپنے عہد خلافت کے پہلے سال جلسہ سالانہ یوکے 2003ء کے موقع پر فارسی ترجمہ قرآن مجید کے طبع ہونے کی خوشخبری احباب کو سنائی۔ یہ ترجمہ کرنے اور اس کی ٹائپنگ، کمپوزنگ، عربی متن کے ساتھ اس کی پیسٹنگ اور چیکنگ، نظر ثانی وغیرہ تمام امور مکرم سید عاشق حسین صاحب نے بذات خود انجام دینے کی سعادت اور توفیق پائی۔

1624 صفحات پر مشتمل فارسی ترجمہ قرآن کریم کا یہ ایڈیشن جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے اردو ترجمہ قرآن کریم کے آخری ایڈیشن کے مطابق ہے 2003ء میں پرنٹ ویل پریس امرتسر (انڈیا) سے طبع ہوا۔

❁❁❁❁❁❁

## نماز جنازہ حاضر

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 27/جنوری 2010ء قبل از نماز ظہر وعصر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم خلیفہ صلاح الدین صاحب) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحومہ 25/جنوری 2010 کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب کی بیٹی اور حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ آپ کا نکاح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا۔ آپ نے ربوہ میں کچھ عرصہ حلقہ دارالیمن کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اپنے محلّہ میں رمضان المبارک کے دوران خواتین میں درس القرآن کا اجراء کیا جو اللہ کے فضل سے آج تک جاری ہے۔ مرحومہ نیک، دعاگو، متقی، خلفائے احمدیت اور خاندان کے افراد کے ساتھ محبت واخلاص کا گہرا تعلق رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ خلیفہ فلاح الدین صاحب کی والدہ تھیں۔

## نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

**(1) مکرم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ۔**

مرحوم 10 جنوری کو جرمنی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت میاں قمر الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ 1959 میں جامعہ پاس کرنے کے بعد مشرقی افریقہ، سویڈن اور ناروے میں خدمات سرانجام دیں۔ سویڈن کی مسجد ناصر انہیں کے زمانہ میں تعمیر ہوئی۔ آپ کو مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نوبل انعام کی تقریب میں جماعت کی نمائندگی کا شرف بھی حاصل ہوا۔ پاکستان آنے کے بعد مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی اور لمبا عرصہ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ ربوہ بھی رہے۔ چار سال سے اپنے بچوں کے پاس جرمنی میں رہائش پذیر تھے۔ وہاں بھی شعبہ رشتہ ناطہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ظہیر احمد صاحب کھوکھر مبلغ سلسلہ جنوبی افریقہ کے والد تھے۔

**(2) مکرم مہر محمد حیات صاحب (ڈاور۔ ربوہ)**

مرحوم 12 نومبر 2009ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ 20 سال تک صدر جماعت، زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری اصلاح وارشاد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1998 میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی ملی۔ خاندان کی شدید مخالفت کے باوجود ہمیشہ ان سے محبت کا سلوک رکھا۔ مرحوم نیک سیرت، پرہیزگار، صوم وصلوٰۃ اور تہجد کے پابند اور صاحب رؤیا اور کشوف بزرگ تھے۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے صف اوّل کے مجاہد تھے۔ طلباء کو اپنے پاس سے وظائف بھی دیا کرتے تھے۔ آپ ایک پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(3) مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب (سرگودھا)**

2۔ستمبر 2009ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے ضلع سرگودھا کی جماعت میں 16 سال تک مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ قرآن کریم کے عاشق اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والے تھے۔ موصی تھے اور اپنی زندگی میں ہی وصیت کی تمام ادائیگی کر دی تھی۔

**(4) مکرم عطاء القدوس ملہی صاحب (کارکن وکالت مال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)**

17/جنوری کو موٹر سائیکل پر دفتر جا رہے تھے کہ سامنے سے آنے والی ٹرالی کے ساتھ ٹکرانے سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی عمر 32 سال تھی۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلص نوجوان تھے۔

**(5) مکرم شیخ مامون احمد صاحب (ابن مکرم شیخ عبد الواحد صاحب مرحوم۔ مبلغ سلسلہ) لاہور**

3 جنوری 2010 کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ عبدالحق صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ نہایت ذہین اور محنتی انسان تھے۔ انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم بیروت یونیورسٹی سے حاصل کی۔ دو دفعہ زعیم اعلیٰ لاہور مقرر ہوئے اور دونوں مرتبہ آپ کی مجلس نے علم انعامی حاصل کرنے کی توفیق پائی۔ جماعت اور خلافت سے بہت محبت اور فدائیت کا تعلق رکھتے تھے۔ پانچ سال سے صحت کمزور ہونے کے باوجود جماعتی میٹنگز میں شمولیت کے لئے بڑے اہتمام سے ربوہ جایا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(6) مکرم محمد ابراہیم خان صاحب (ابن مکرم محمد حسن کنجی صاحب)۔ قادیان**

13 دسمبر 2009ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 1958ء میں 22 سال کی عمر میں جماعت میں داخل ہوئے۔ لمبا عرصہ نور ہسپتال قادیان میں بطور واچ مین بڑی محنت سے کام کیا۔ نیک سادہ مزاج، نمازوں کے پابند اور اور راست گو انسان تھے۔ آپ کی یہ خوبی تھی کہ تہجد کے وقت محلّہ احمدیہ کی گلیوں میں چکر لگا کر لوگوں کو جگایا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کا ایک بیٹا اور ایک داماد واقف زندگی ہیں۔

**(7) مکرم قریشی عبدالرزاق صاحب۔ ربوہ**

8۔دسمبر 2009 کو 96 سال کی عمر میں فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند نہایت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے لمبا عرصہ نوشہرہ (دولت پورہ) میں سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے اور مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ مکرم قریشی داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ گلاسگو کے والد تھے۔

**(8) مکرم ڈی محمد علی صاحب (چنائی۔ انڈیا)**

17۔جنوری 2010 کو چنائی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ جماعت چنائی میں سیکرٹری دعوت الی اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ تامل ٹی وی چینل پر جماعت کے پروگراموں کی ریکارڈنگ میں آپ نے بہت تعاون کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

# مسیح موعودؑ کی عظمت اپنے دلوں میں قائم کرو

(تحریر: حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ)

''خوب سمجھ لو کہ اگر ساری دنیا کے خزانے نکال کر ہمیں دے دیئے جاتے اور ساری منہ مانگی مرادیں پوری ہوجاتیں جب بھی اس نعمت کا بدل نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے زمانہ میں اس فضل کے عہد کو نمودار کیا۔ میرے دوستو! اٹھو اور سجدات شکر بجالاؤ۔ مَیں تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں اور اس نازک مقام پر کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ میری روح تو اس لذت سے سرشار ہو کر اور اس منت کی مرہون ہو ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتی اور اس کے رسول پر درود پڑھتی ہے جس کے پاک منہ کی بات اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ نے ہم مومنوں پر احسان کیا کہ ہم میں اپنے بندہ مسیح موعود کو مبعوث کیا جو اس کے نشان ہمیں دکھاتا اور پاک ایمان ہمیں بخشا اور خدا تعالیٰ کی کتاب کے حقائق معارف ہمیں سکھاتا ہے اور ہم اس کے وجود باجود کی بعثت سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس لذت سے سرشار ہو کر بسا اوقات میں اپنے حسب حال یہ شعر پڑھتا ہوں

گر ہر موئے گردد زبانے

نہ تو رائم بہر یک داستانے

یقیناً یاد رکھو کہ ہدایت کسی فرقہ کے پاس نہ تھی اور زندہ اور گناہ سوز ایمان سے تمام قوم محروم ہو چکی تھی اور ہاتھوں میں بجز قصے اور کہانیوں کے اور مردہ ایمان کے کچھ نہ تھا۔ اور غیر قوموں کو زندہ ایمان کا کوئی نمونہ دکھانے کے لئے کسی فرقہ کے پاس نہ تھا کہ اتنے میں اللہ تعالیٰ نے اس پاک اور مبارک سلسلہ کی بنیاد ڈالی۔ اب کوئی نہیں جو اس سلسلہ کو مٹا سکے۔ یہ دن بدن بڑھے گا اور پھولے پھلے گا۔ گو اس کے دشمن مارے غیظ و غضب کے جل بھن مریں۔

**اب ہمیں ضرورت ہے اس پاک امام کے اتباع کی اور اتباع بدوں محبت کے نہیں ہوسکتا اور محبت کے لئے معرفتِ صفات وکمالات ضروری ہے۔** یہ عظیم الشان آیت اللہ ہے۔ اس آئینہ سے بار دیگر خدا تعالیٰ کا منہ نظر آیا جو صدیوں سے نہاں ہو گیا تھا۔ پس خدا کے اس فضل اور احسان کو محسوس کرو اور شکر کرو اور تمہارا فرض ہے کہ عملی طور پر اس احساس کو دکھاؤ۔

پہلا اعتراف اس نعمت کا یہ ہے کہ دیوانہ وار یہاں آؤ۔ خرچ اٹھا اٹھا کر یہاں آؤ، یہاں رہو تا کہ تمہیں اس فضل سے حصہ ملے۔

مَیں تو وہی نسخہ اور اصول بتاتا ہوں جس نے مجھے شفا دی ہے۔ مَیں نے قرآن بھی پڑھا تھا۔ مولانا مولوی نور الدین صاحب کے طفیل سے حدیث کا بھی شوق ہو گیا تھا۔ گھر میں صوفیوں کی کتابیں بھی پڑھ لیا کرتا تھا مگر ایمان میں وہ روشنی وہ نور معرفت میں ترقی اور بصیرت نہ تھی جو اب ہے ۔ اس لئے میں اپنے دوستوں کو اپنے تجربہ کی بنا پر پکار کر کہتا ہوں کہ یاد رکھو اس **خلیفۃ اللہ** کے دیکھنے کے بدوں صحابہ کا سا زندہ ایمان نہیں مل سکتا۔ اس کے پاس رہنے سے تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ کیسے موقع موقع پر خدا کی **وحی سناتا** ہے اور وہ پوری ہوتی ہے جو روح میں ایک محبت اور اخلاص کا چشمہ پھوٹ پڑتا ہے جو ایمان کے پودے کی آبپاشی کرتا ہے۔

دوستو! زمانہ گزر جاوے گا کب تک گھروں کے ننگا پن کے عذر کرو گے۔ کب تک دنیا کی مصروفیتوں کے بہانے سناؤ گے۔ پھر یہ وقت نہیں ملے گا۔ ثواب کا فلسفہ یہی ہے کہ دکھ اٹھایا جائے تو سکھ اس کے اندر سے پھوٹتا ہے بلکہ جب حرج معلوم ہو تو دوڑ کر آؤ کہ یقیناً لذت اور راحت اسی میں ہے۔ کسل اور سستی کو چھوڑو۔

دوسرا عملی نمونہ یہ ہے کہ اپنے چال چلن سے اپنے اخلاق سے ثابت کرو کہ تم خدا کے فرائض کو بجالانے والے اور مخلوق الٰہی پر شفقت کرنے والے ہو اور امام کو اپنی تمام محبوبات سے بڑھ کر پیار کرنے سے بتاؤ کہ تم مسیح موعود کی احمدیہ جماعت ہو۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے تمام دوستوں کو اس کی توفیق دے آمین''۔

(الحکم 10 جنوری 1901 صفحہ 5)

''**پس تم اپنے چال چلن سے ثابت کرو کہ مسیح موعود کے خادم ہو۔** اللہ تعالیٰ ہم سب کو شُھَدَاءُ عَلَی النَّاس بناوے۔ دنیا میں تمہارے سبب سے خدا کی توحید پھیلے۔ محمدؐ رسول اللہ کی لاشریک عزت اور قرآن کریم کی عزت کے لئے تم نے اس موعود کو مانا ہے۔ اور اس قوم کو چھوڑا ہے جنھوں نے مسیح اور دجال کو خدا بنایا تھا۔

پس اپنے عمل سے قرآن کریم کی عزت اور رسول اللہ ﷺ کی عزت کو ظاہر کرو۔ دعاؤں میں لگے رہو ایسا نہ ہو کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جاوے۔ **چاہئے کہ لوگ تمہاری باتوں میں سچائی دیکھیں اور اس طرح مسیح موعود کی عظمت ان کے دلوں میں قائم ہو۔ آمین''** ۔

(الحکم 10 مئی 1903 صفحہ 11)

''تم نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بڑی بھاری ذمہ داری کا بوجھ اٹھایا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور گناہوں سے بچنے کا اقرار کیا ہے۔ اب اگر اپنے اس اقرار کو مضبوط نہ کرو گے اور اس پر عمل نہ ہوگا تو یاد رکھو کہ سزا زیادہ ہوگی کیونکہ تم پر حجت پوری ہو چکی ۔ اس کی سچائی تم پر کھل گئی ۔ پھر خدا کے مرسل کی شناخت کے بعد اگر وہی گندگی رہی تو یہ خدا سے استہزاء ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو جیسے خوش ہونا چاہئے کہ خدا نے اپنا مرسل ہم میں بھیجا اور اپنے فضل سے اس کی شناخت کی توفیق فرمائی ویسی ہی یہ جاں فرسا فکر اور غم ہو کہ اللہ تعالیٰ ایسی توفیق دے کہ اس کی سچی اطاعت کریں اور گناہ سے پاک کر کے اس کے نمونہ پر چلائے۔ تا کہ دنیا بھی گواہی دے کہ یہ احمدی ہیں۔

(الحکم 24 نومبر 1902 صفحہ 8)

**(مرسلہ :حبیب الرحمن زیروی)**

## سو برس پہلے مسیحؑ نے زلزلوں کی دی خبر

(''ہیٹی'' اور ''چلی'' کے حالیہ زلزلوں کے مناظر دیکھ کر)

حُکم یہ بندوں کو ہے سن کر اذاں سجدہ کریں
قبل اس کے یہ چھتیں اور یہ مکاں سجدہ کریں
ہم کو تو بتلا دیئے مولا نے اوقاتِ سجود
اور گھروں کو حکم ہے وہ ناگہاں سجدہ کریں
ہے ابھی ہموار سجدوں کے لئے ساری زمیں
پھر پکارو گے کہ ملبے پر کہاں سجدہ کریں
قبل اس کے پاؤں کے نیچے سے ہٹ جائے زمیں
قبل اس کے سر پہ ٹوٹے آسماں ، سجدہ کریں
سو برس پہلے مسیحؑ نے زلزلوں کی دی خبر
دیکھ کر ہم کیوں نہ یہ روشن نشاں سجدہ کریں
وقت کا سجدہ عبادت ، ٹکریں بے وقت کی
جو گنوا دیں وقت کو وہ رائیگاں سجدہ کریں
قبل اس کے چھین لے خوشیاں تباہی کی جھپٹ
دل پہ پڑ جائیں طمانچوں کے نشاں سجدہ کریں
اک قیامت کی طرح ہے یہ ''چلی'' کا زلزلہ
دیکھ سُن کر یہ مناظر الاماں سجدہ کریں
گاڑیاں اُلٹی ہوئی ٹوٹے ہوئے دیوار و در
مرد و زن کو دیکھ کر نوحہ کناں سجدہ کریں
زیرِ ملبہ ہیں بہت مردہ بہت مجروح ہیں
دیکھ کر ہم کیوں نہ رقصِ بسملاں سجدہ کریں
دل تڑپ اٹھا ہے انساں کی تباہی دیکھ کر
جن کو حاصل ہے ابھی تک کچھ اماں سجدہ کریں
ہائے ہر صنعت گری پر پل میں پانی پھر گیا
دیکھ کر لہروں کی یہ منہ زوریاں سجدہ کریں
یہ جہاں عبرت سرا ہے درسِ عبرت چاہیے
ہر نئے لمحے میں عبرت ہے نہاں سجدہ کریں
ایک حرفِ کُن سے بنتا ہے بگڑتا ہے جہاں
جن کو حاصل ہے ابھی تک کچھ اماں سجدہ کریں
ڈھال پر لا حول و استغفار کی روکیں عذاب
اعترافِ جُرم ہو وردِ زباں سجدہ کریں
زلزلہ ہے یا خدا کی ڈانٹ ہے جھنجوڑ ہے
ہائے وہ ناداں جو وقتِ امتحاں سجدہ کریں
بندگی سے تو گریزاں کس کی ہے اے کم نظر
سامنے جس کے زمین و آسماں سجدہ کریں
ہر گھڑی لب پر ہو استغفار دل میں خوف ہو
سسکیوں اور آنسوؤں کے درمیاں سجدہ کریں
قبل اس کے بوجھ بن کر سر پہ لد جائے زمیں
آؤ عرشیؔ مل کے زیرِ آسماں سجدہ کریں

**(ارشاد عرشیؔ ملک۔ اسلام آباد پاکستان)**

# میرے ماموں

## حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

(ماجد احمد خان۔ ربوہ)

29 اور 30 اپریل 2007ء کی درمیانی شب پچھلے پہر کا وقت تھا۔ چند گاڑیوں کا ایک قافلہ بٹالہ سے ہوتا ہوا قادیان کی بستی میں داخل ہونے کو تھا۔ کار میں ساتھ بیٹھی بچیوں کے وجود بکھرنے لگے تھے۔ گاڑی کی روشنی میں قادیان کے گھر نظر آنے لگے۔ اور پھر لوگوں کا ہجوم، اس قدر خاموشی، زندگی گویا تھم گئی ہو۔ یہ سب اپنے بزرگ اور غمگسار کے استقبال کے لئے سر جھکائے کھڑے تھے۔ ان کا غمگسار، دکھ سکھ کا ساتھی آج ان سے جدا ہو گیا تھا۔ ذہن کو کچھ تسلی تو تھی کہ اپنے پیارے کے پاس چلا گیا ہے۔ لیکن اس دل کا کیا کرتے جو سنبھالے نہ سنبھلتا تھا۔

اگلے دو روز بھی اسی کیفیت میں گزر گئے۔ میں نے سِکھوں کو بھی روتے دیکھا اور ہندوؤں کو بھی۔ لوگ بھی کیا کرتے، شہزادہ جو تھا۔ مسیح آخرالزماں کی نسل کا۔ جو تمام عمر بلا لحاظ مذہب لوگوں کی دلداری کرتا رہا۔ پھر وہ گھڑی بھی آن پہنچی جب ایک جمِ غفیر اس شخص کے جسدِ خاکی کو کندھا دیئے اس کو آخری سفر پر لے چلا۔ روح کے موسم کی شدت مئی کی گرمی کو ٹھنڈا کئے دیتی تھی۔ جنازے پر کیا مسلمان، کیا سکھ، کیا ہندو سب موجود تھے۔ اب وقت تھا کہ مسیح آخرالزماں کے شہزادے کو اُسی کے قدموں میں دفنا کر امانت واپس کر دی جائے جو تمام عمر چہرے پر مسکراہٹ سجائے سب کے غم بانٹتا رہا۔

خاکسار کی شادی جنوری 1979ء میں صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی منجھلی بیٹی سے ہوئی۔ شادی سے پہلے وہ ہمارے قادیان والے ماموں تھے اُن کے قریب رہنے کا موقع ملا تو وہ رشتے کے ماموں سے ہمارے ماموں لگنے لگے۔ پھر یہ تعلق اتنا بڑھا کہ آج اس بے ترتیب سی تحریر کا عنوان بھی میرے ماموں کے سوا کچھ نہ سوجھا۔ ایسے بچے کی طرح جو اپنی محبت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

60 سال پہلے قرعہ نکلنے پر یہ 20 سالہ نوجوان قادیان گیا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ کا حکم تھا کہ میرے تمام بیٹے اپنی باری پر قادیان میں تین ماہ کا وقت گزاریں گے۔ جب اس نوجوان کے قادیان میں تین ماہ پورے ہونے لگے تو ایک رات جائے نماز اُٹھا کر قصرِ خلافت کے ایک کمرے میں چلا گیا۔ کئی گھنٹے گریہ وزاری میں گزار دیئے۔ خدا سے قادیان مانگ رہا تھا۔ اے خدا مجھے قادیان سے نہ جانے دینا۔ دعا سے سر اُٹھایا تو تسلی ہوئی۔ اگلے روز ہی بھارت اور پاکستان میں قافلوں کا آنا جانا رک گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد موصول ہوا کہ تم اب قادیان میں ہی رہو۔ وہ قادیان کا ہو چکا تھا اور قادیان اُس کا۔

ماں باپ نہ بہن بھائی کچھ بھی تو یاد نہ رہا۔ خدا نے دُعا سن لی تھی۔ مسیح الزماں کی اولاد میں سے مصلح موعودؓ کے اس بیٹے کو اپنی تمام زندگی اس بستی میں رہنے کی سعادت عطا ہوئی۔ چند سال ہوئے ایک محفل میں کسی نے پوچھا کہ آپ اپنی والدہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں، فرمانے لگے جب قادیان میں اکیلا تھا تو والدہ بہت یاد آتیں تھیں۔ مَیں نے ذکر کرنا ہی چھوڑ دیا تاکہ اتنی یاد نہ آیا کریں۔ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہنے لگے کہ پھر یہ عادت سی ہو گئی۔

اپریل 1952ء کا واقعہ ہے۔ ماموں کی شادی کو ابھی چار پانچ روز ہی گزرے تھے کہ ممانی کو لے کر کسی کام سے شیخوپورہ گئے۔ کام کے بعد واپس ربوہ کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں ربوہ سے ایک اور گاڑی آتی ہوئی نظر آئی۔ حضرت مصلح موعودؓ کی جانب سے یہ حکم آیا تھا کہ وسیم ابھی اور اسی وقت واپس قادیان چلا جائے، حالات اب ٹھیک نہیں ہیں۔ اس حکم کو سنتے ہی گاڑی واپس لاہور کی جانب موڑ لی گئی۔ ممانی بتاتی ہیں کہ اس وقت ماموں کو صرف اس بات کا افسوس تھا کہ ابا جان (حضرت مصلح موعودؓ) سے ملاقات نہ ہو سکے گی۔ لاہور پہنچنے پر اطلاع ملی کہ حضور خود لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ حالات میں کچھ بہتری آنے پر ماموں کو چند روز لاہور میں مزید قیام کا موقع مل گیا۔ حضور بھی اُس وقت تک لاہور میں رہے جب تک ماموں قادیان کے لئے رخصت نہ ہو گئے۔ رخصت کرنے حضرت مصلح موعود خود ائیر پورٹ تشریف لے گئے اور جب تک جہاز نظروں سے اوجھل نہ ہوا اُسے دیکھتے رہے۔ فرض اور محبت میں فیصلہ اس مردِ خدا کے لئے کچھ مشکل بات نہ تھی۔ دل تو باپ کا تھا لیکن خدا نے اسے بہت بڑے کاموں کے لئے چنا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ماموں کو قادیان کے لئے رخصت کیا تو نصیحت فرمائی کہ جماعت سے خرچ کے لئے کبھی کچھ نہ لینا خدا تمہارا انتظام کرے گا۔ بعد میں حضرت مصلح موعودؓ ایک لمبا عرصہ یہ انتظام خود فرماتے رہے۔ قادیان میں شروع کے دن بہت تنگ دستی کے تھے لیکن ماموں کو یہ نصیحت ہمیشہ کے لئے یاد ہو چکی تھی۔ ساری زندگی اس پر عمل کرتے رہے اور جماعت سے کوئی وظیفہ قبول نہیں کیا۔ اپنی آخری بیماری میں امرتسر علاج کے لئے روانہ ہونے لگے تو ممانی سے فرمایا کہ پیسے کچھ زیادہ رکھ لینا۔ ماموں کی وفات کے بعد جب ہسپتال کے بل ادا کرنے کا وقت آیا تو اُس لفافے میں اتنی ہی رقم تھی جتنا کہ ہسپتال کا بل۔ خدا تعالیٰ کو آپ کی اپنا خرچ خود ادا کرنے کی ادا کچھ ایسے بھا گئی کہ کسی اور کو حصہ ڈالنے کا موقع نہ ملا۔

بیواؤں اور یتیموں پر ہر وقت شفقت کی نگاہ رہتی تھی۔ بہانے کی تلاش میں رہتے کہ کوئی موقع ملے۔ ہر خوشی کے موقع پر دستور تھا کہ قادیان کی ہر بیوہ اور یتیم کے گھر جاتے اور چپکے سے لفافہ پکڑا دیتے۔ ماموں کی وفات کے بعد کئی لوگوں نے گھر پر اس کا ذکر کیا۔ ایک خاتون روتے ہوئے کہنے لگیں مَیں تو اپنا بل میاں صاحب کے دفتر کی میز پر چھوڑ آتی تھی کبھی پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا کہ میاں صاحب کو ملا بھی کہ نہیں۔ اور کبھی ایسے نہیں ہوا کہ بل کی ادائیگی نہ ہوئی ہو۔

وفات کے چند روز بعد ماموں کی ذاتی الماری کھولی گئی۔ ایک خانہ میں لاتعداد لفافے پڑے تھے۔ ہر لفافے پر امانت رکھوانے والے کا نام اور رقم درج تھی۔ حتیٰ کہ ایک لفافہ ایسا بھی تھا جس میں 10 روپے تھے اور امانت رکھوانے والے کا نام لکھا تھا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دونوں بچوں کے نکاح 2005ء کے جلسہ قادیان کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائے۔ نکاح کے بعد خاکسار نے ایک دعوت کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ ماموں نے ایک بڑی رقم کا لفافہ خاکسار کو دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ دعوت کے انتظام کے لئے ہے۔ مَیں نے عرض کی ماموں یہ تو بہت زیادہ ہیں۔ کچھ بولے نہیں صرف مسکرا دیئے۔ دعوت کے اخراجات کی ادائیگی کے بعد ایک بڑی رقم بچ گئی جو خاکسار نے ماموں کو لوٹا دی۔ اس وقت بھی کچھ نہ بولے اور صرف مسکرا دیئے۔ دو ماہ بعد پاکستان تشریف لائے تو واہگہ بارڈر پر کار میں بیٹھتے ہی وہی رقم کا لفافہ مجھے پکڑا کر کہنے لگے کہ اپنی امانت سنبھالو جو تم میرے پاس چھوڑ آئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اس قدر تھا کہ تمام زندگی اپنی جلسہ سالانہ کی تقریروں کا موضوع صرف سیرت النبیؐ اور ذکر حبیب رکھا۔ ماموں کی چھوٹی بیٹی نے اپنی پہلی تقریر کے لئے موضوع کے حوالہ سے استفسار کیا تو فرمانے لگے کہ تقریر صرف ذکرِ حبیب پر کرنا۔ اپنے بچوں کو حدیث پڑھاتے تھے بچے کہتے ہیں کہ ہمیں یاد نہیں کہ رسول اللہ کا ذکر آیا ہو اور ماموں کی آواز رندھ نہ گئی ہو۔

ہمسائیوں کے تعلق کے حوالہ سے ماموں کی چھوٹی بیٹی (امتہ الرؤف) ایک واقعہ بیان کرتی ہیں۔ چھوٹا ہونے اور زیادہ عرصہ ساتھ ہونے کی نسبت سے یہ باقی اولاد سے کچھ زیادہ لاڈلی تھیں۔ کہتی ہیں ایک روز رات کو 10 بجے کے قریب مَیں اپنے کچن کی کھڑکی سے حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ کی بیٹی سے باتیں کر رہی تھی۔ اس وقت حضرت مولوی صاحب کے گھر سے کچھ کوٹنے کی آواز آئی۔ مَیں نے اپنی دوست سے کہا یہ کیا تمہارے گھر سے کوٹنے کی آواز آ رہی ہے۔ دوسرے کمرے میں ماموں موجود تھے جنہوں نے یہ بات سن کر یکدم اتنی زور سے ڈانٹا کہ وہ تمہارے ہمسائے ہیں نہ جانے کس ضرورت کے تحت کچھ کوٹ رہے ہوں گے۔ امتہ الرؤف کہتی ہیں مَیں نے ابا کو کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا۔ یہ خود گھبرا کر نماز پڑھنے لگیں۔ اور رو رو کر اللہ سے معافی مانگی کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ابّا نے مجھے اتنا ڈانٹا ہو مجھ سے کوئی بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔

ممانی کہتی ہیں کہ دسمبر کے مہینہ میں پاکستان کے لوگوں کے ہاتھ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی جانب سے فرمائشیں موصول ہوتی تھیں۔ جلسے پر کام کا بھی بہت رش ہوتا تھا۔ کہنے لگیں ایک دن میں نے کاموں سے گھبرا کر ماموں کو کہا کہ لوگ یہ بھی نہیں دیکھتے اتنی مصروفیت ہے۔ ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ ماموں نے میرے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر آگے بات کرنے سے منع کر دیا۔ کہنے لگے آگے کچھ نہ کہنا، یہ نہ ہو کہ تمہارے کہے گئے کسی لفظ سے خدا مجھے خاندان مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت سے محروم کر دے۔

نومبر 1965ء میں اپنے عظیم باپ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات کی خبر ریڈیو پاکستان سے ملی۔ نہ کوئی بہن بھائی پاس اور نہ ہی کوئی اور رشتہ دار کہ غم بانٹ سکیں۔ گھر افسوس کے لئے آنے والوں سے بھر گیا۔ لوگوں سے فرمانے لگے کہ یہ وقت افسوس کا نہیں جاؤ اور جا کر دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ یہ وقت جماعت پر آسان کر دے۔ پھر جون 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات ہوئی۔ باہر سے آئے کچھ لوگ پاکستان جا رہے تھے کہ جنازہ میں شامل ہو سکیں۔ خود ویزہ نہ ہونے کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکتے تھے۔ بیعت کی بھی بہت جلدی تھی کہ کہیں پیچھے نہ رہ جاؤں۔ خلافتِ رابعہ کا انتخاب ابھی ہوا نہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ (بغیر نام لکھے) کے نام بیعت کا خط لکھا۔ اپنے اور اپنے اہلِ خانہ کے دستخط کروائے اور پاکستان بھجوا دیا کہ جس کا انتخاب ہو اس کا نام لکھ کر دے دینا۔

خلافت سے عقیدت اور محبت کا واقعہ گو کہ تکلیف دہ ہے لیکن اپنے اندر بیشمار جذبے سمیٹے ہوئے ہے۔ 1986ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے کسی شخص کی دفتری معاملے کی شکایت پر ماموں کو تین ماہ کے لئے خدمات سے سبکدوش کر دیا۔ ممانی کہتی ہیں کہ میرا ان کے ساتھ 55 سال کا ساتھ تھا لیکن مَیں نے ان کو کبھی اتنا پریشان نہیں دیکھا۔ دنوں ہفتوں میں وزن گر گر کر آدھا رہ گیا۔ دل میں جانتے تھے کہ بیگناہ ہوں لیکن اپنے آپ کو گناہگار سمجھ کر خلیفۃ المسیح سے معافی کے طلبگار رہے۔ جماعتی جلسوں میں شرکت کرتے تو سر جھکا کر ایک طرف بیٹھ جاتے۔ گھنٹوں سجدے میں پڑے رہتے وجود پگھل پگھل کر بہتا رہتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا دل بھی اپنے اس درویش بھائی کی خاطر نہ جانے کس حال میں ہوگا۔ لیکن خلافت کے منصب نے انصاف کے تقاضے پورے کرنا تھے۔ اور خلافت کا یہ پیروکار معافی مانگتا رہا۔ ایسی مثال مسیح آخرالزماں کی جماعت کے علاوہ روئے زمین پر کہیں نہیں مل سکتی۔ بالآخر شکایت غلط ثابت ہوئی اور خدا تعالیٰ نے بریت کے سامان کر دیئے۔

2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بھی قادیان جلسہ کے لئے تشریف لائے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ ماموں کے سارے بچے بھی اکٹھے موجود تھے۔ ایک دن طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو ایک بچی کو بلا کر کہنے لگے کہ دُعا کرو کہ اگر میرا وقت آ چکا ہے تو ابھی پورا ہو جائے تاکہ حضور میری نمازِ جنازہ پڑھائیں اور تمام بچے شامل ہو سکیں۔ کہتے تھے کہ تمام عمر اکیلا رہا ہوں میری خواہش ہے کہ جب موت آئے تو سارے بچے میرے پاس ہوں۔ ماموں کی وفات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ خواہش بھی پوری کر دی۔ وفات سے پہلے تمام بچے پہنچ چکے تھے۔

قادیان کی رونق آج کل ہمارے گھر ہے۔ چند ماہ سے ممانی پاکستان آئی ہوئی ہیں۔ اس باہمت اور حوصلہ مند خاتون کو دیکھ کر ہمیں حوصلہ ہوتا ہے۔ خرابی صحت اور عمر زیادہ ہونے کے باوجود زندگی سے قریب تر ہیں۔ کبھی چپکے سے ہماری آنکھ بچا کر گرتے ہوئے آنسوؤں کو سنبھال لیتی ہیں۔ جو اندر گرتے ہوں گے وہ نظر نہیں آتے۔

## وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰه

# یہود کے عزیر کو ابن اللہ کہنے کی حقیقت

(مظفر احمد چوہدری - واقعہ صلیب سیل)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ۔ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ۔ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ (التوبة:30-31)

### یہود میں ابنائے الٰہی کی اصطلاح اور اس کا مطلب

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ۔ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ۔ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (المائدة:19)

بعض فرقِ یہود "Bene Alohem" یعنی ابنائے الٰہی کے تحت انبیاء کو رکھتے ہیں جو ان کے نزدیک مرفوع ہوئے۔ مثلاً حنوک نبی اور ایلیاہ نبی۔ بائبل میں کئی ایک مقامات پر بنی اسرائیل اور اس کے بزرگوں کے لئے أَبْنَاءُ اللّٰهِ کا استعارہ استعمال ہوا ہے۔ اس لئے یہود یہ نہیں کہتے کہ ہم کسی کو ابن نہیں کہتے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ ابن ہم اصطلاحی معنوں میں کہتے ہیں۔

### یہود کا اعتراض

یہود کا قرآن کریم پر اعتراض یہ ہوسکتا ہے کہ وہ عزیر (عزرا) کو ابن اللہ نہیں کہتے۔ یا پھر یہ کہ "اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ" کہہ کر قرآن نے ان پر غیر اللہ کی پرستش کا الزام لگایا ہے۔ لیکن یہود یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کے ہاں ابناء اللہ کی اصطلاح مستعمل نہیں ہے۔

### اس اعتراض کا جواب

حقیقت یہ ہے کہ یہ اگلی آیت ہے جس میں اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ کہا گیا ہے۔ اس میں صرف عزیر کا تذکرہ نہیں بلکہ نصاریٰ اور یہود کے ان تمام احبار و رھبان کا تذکرہ ہے جن سے اللہ یعنی اصل رب کو چھوڑ کر استمداد طلب کیا جاتا ہے۔ اصل پوائنٹ عزیر نہیں وہ تو صرف ایک مثال ہے۔

ہونا تو یہ چاہئے کہ یہود پہلے یہ اعتراض کریں کہ وہ ہرگز قبر پرستی اور بزرگوں کی قبور پر مرادیں مانگنے میں ملوث نہیں رہے۔ (حالانکہ مشرقی یہود قبر پرستی کے لئے معروف ہیں)۔

### اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰه کی تشریح حدیث نبوی ﷺ سے

اور اس بات کی تصدیق کہ یہاں صرف پیر پرستی مراد ہے، یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل یہی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا۔ اور یہی حدیث اس آیت کی تفسیر ہے۔ ایک موقعہ پر حضرت عدیؓ بن حاتم نے ایمان لانے سے قبل آپ ﷺ کے سامنے اس بات سے اختلاف کیا کہ عیسائی احبار و رہبان کی پرستش کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلَيْسَ يُحَرِّمُوْنَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فَتُحَرِّمُوْنَهٗ وَ يُحِلُّوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَتَسْتَحِلُّوْنَهٗ ۔

اس پر عدی نے کہا: بَلٰی ۔ کہ کیوں نہیں! بات ایسی ہی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: فَتِلْكَ عِبَادَتُهُمْ کہ ان کی عبادت سے بس یہی تو مراد ہے۔

(تفسیر مجمع البیان جز9، صفحہ23، زیر آیت ھذا)

کیا ان دو حوالوں سے واضح نہیں ہو جاتا کہ قرآن کریم میں ظاہری عبادتِ عزیر و عیسیٰ و احبار و رھبان کا ذکر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو چھوڑ کر ان کی پرستش کرنے اور ان کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کا ذکر ہے۔ جیسا کہ آج بھی عراق میں یہود عزیر کی قبر کی تعظیم کرتے ہیں۔

### عزیر اور مسیح کو ابن اللہ کے طور پر بطور مثال کیوں پیش کیا گیا؟

اس کے لئے اس پس منظر اور Context کو جاننا پڑے گا جس میں یہ بات ہو رہی ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم یہاں نصاریٰ کی جس CHRISTOLOGY یعنی "عقیدۂ ماہیتِ مسیح" کو پیش کر رہا ہے وہ ان نصاریٰ کی بھی ہے جو عبرانی مسیحی کہلاتے تھے اور جو مسیح کو ان کی نیکی کی وجہ سے مقامِ ابنیت ملنے کے مدعی تھے، نہ کہ انہیں حقیقی معنوں میں جسمانی بیٹا قرار دیتے تھے۔ یعنی Ebionite اور Nazarene فرقے اور Arian فرقے کے بعض گروہ۔ اس عقیدے کو عیسائی اصطلاح میں Adoptionist Christology کہتے ہیں۔ یعنی یہ کہ اگرچہ سب نیک لوگ ابناء کے زمرے میں آتے ہیں لیکن مسیح کی کامل عبدیت کی وجہ سے اسے عام ابنیت سے بڑھ کر خاص ابنیت کا مقام ملا۔ اور وہ بمنزلہ متبنیٰ کے قرار پایا۔ پھر ان فرقوں نے اس میں غلوّ بھی کیا۔ اسی کی اللہ تعالیٰ تردید فرما رہا ہے۔ پھر ان نصاریٰ کا بھی ذکر ہے جو مسیح کو جسمانی بیٹا قرار دیتے تھے۔ ان یہود کا بھی ذکر ہے جو عزیر کے مقام میں غلو کرتے تھے۔ اور ان اہل کتاب کا بھی ذکر ہے جو احبار اور رھبان کی معنوی پرستش اس رنگ میں کرتے تھے کہ ان کی قبروں پر ماتھے ٹیکتے اور ان کے باطل احکامات کی پیروی کرتے۔

### نصاریٰ اور یہود کا ابن اللہ کی حقیقت پر سخت باہمی نزاع

نصاریٰ اور یہود کے درمیان اس بات پر سخت تکرار ہوتی تھی کہ بائبل کی رو سے جب سب یہود بھی ابن اللہ ہیں اور مسیح بھی ابن اللہ ہیں تو اس میں مسیح کی کیا خصوصیت ہوئی۔

(A dialogue With Trypho the Jew)

جب خصوصیت بتائی جاتی تو یہود کہتے کہ اس طرح تو عزرا مسیح سے بڑھ کر ہوئے۔ نجران کے مسیحی اور مدینہ کے یہودی تو اس حد تک ایک دوسرے کے خلاف تھے کہ جب نجرانیوں کا وفد مدینے آیا تو یہود سے الجھ پڑا۔ ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے کہ یہودِ عرب کے ایک گروہ نے مسیح کے مقابلے میں عزرا نبی کے بارے میں غلو اختیار کر لیا۔

### یہود کا اقرار کہ عزیر (عزرا) کو تقریباً اُلوہیت کا مقام دیا جاتا تھا۔

چنانچہ حال ہی میں امریکہ سے یہود نے ایک کتاب بطور خاص مسلمانوں کے لئے:

Children of Abraham -

An Introduction of Judaism for Muslims

مصنفہ Reven Firestone ازطرف American Jewish Commite شائع کی ہے۔ اس کے صفحات 34 اور 35 پر اس معاملے کا تجزیہ کیا گیا ہے اور لکھا گیا ہے کہ:

"Two ancient and originally Jewish books,for example,associate a near- divine or angelic status to the personage of Ezra,and Enoch.These are 4 Ezra-also known as 2 Esdaras 14:9,50. and 2 Enoch."

عزرا کے مکاشفہ کے اصل الفاظ یہ ہیں:

9.For you shall be taken up from among humankind, and henceforth you shall live with my son and with those who are like you , until the times are ended.

49.And Then was Ezra caught away, and taken up into the place of such as were like him, after having written all these things.

50. And he is called the scribe of the knowledge of the Most High for ever and Ever.

عربی مخطوطہ میں جو مکرم مرزا نصیر احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب نے خود بوڈلین جا کر دیکھا ہے اصل الفاظ یہ ہیں:

ان عزره انتقل و اخذ الى ارض الاحياء المماثلين له و كتب هذه الاشياء جميعها و سمى واضع الناموس و الفهم و المعونة التى للعلى الذى له المجد و العز و الى الابد۔ آمين

باب 57 کی دسویں آیت۔

اسی طرح عربی مخطوطہ میں یہ فقرہ زائد ہے:

و اسمک ذايع عندالعلى كمثل الاطفال

ترجمہ: تیرا نام خدائے الاعلیٰ کے ہاں بچوں کی مثل جانا گیا ہے۔

اب دیکھ لیں قرآن کریم ابن اللہ اور ارباب بنانے کی بات کر رہا ہے۔ اور اسے ان کے مونہوں کی بات قرار دیتا ہے۔ یہاں معبودِ حقیقی بنانے کی بات قرآن نے کی ہی نہیں۔ بلکہ اسی Near-Divine درجے کی بات ہے جس کا مصنف نے مندرجہ بالا عبارت میں اقرار کیا ہے۔

### حضرت عبداللہ بن سلامؓ کی تشریح

یہی بات ایک اور رنگ میں حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے بھی بیان کی ۔ آپ اسلام لانے سے قبل یہودِ مدینہ کے سب سے بڑے رِبّی تھے اور اسلام لانے کے بعد قرآنِ کریم کا وافر علم بھی آپ کے پاس تھا۔ آپ سے بھی اس بارے میں سوال ہوا:۔

"فذكر له ابن سلام ما كتبه لبنى اسرائيل التوراة من حفظه ۔و قول بنى اسرائيل :لم يستطع موسىٰ ان يأتينا بالتوراة الا فى كتاب و ان عزيراً قد جاء نا بها من غير كتاب۔فرماه طوائف منهم و قالوا:عزير ابن الله۔

(تاريخ دمشق لابن عساكر 265/42)

### حضرت عبداللہ بن سلام کے بیان کی تائید میں طالمود کا حوالہ

یہاں حضرت عبداللہ بن سلام یہودیوں کی درج ذیل مشہور اور قدیم تحریر Sanhedrin.21.2 کے اس قول اور اس سے ملتے جلتے اقوال کا حوالہ دے رہے ہیں:

"Ezra would have been fully worthy to have been the lawgiver,if Moses had not preceded him,......

اسی طرح مجمع البیان میں لکھا ہے:

".....و ان عزيراً املى التوراة من ظهر قلبه و قد علمه جبرائيل فقالوا انه ابن الله"

### اُن یہودِ مدینہ کے نام جنہوں نے عزیر کو ابن اللہ کہا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو ان یہودِ مدینہ کے نام بھی دیے ہیں جنہوں نے ایسا کہا تھا۔

"قال ابن عباس القائل لذالک جماعة منهم جاؤا الى النبى صلى الله عليه وسلم منهم سلام بن مشكم و نعمان بن اوفىٰ و شاس بن قيس و مالك بن الضيف فقالوا ذلک۔"

### کیا عزیر کے ابن اللہ ہونے کا یہود کے عام عقیدہ سے تعلق تھا یا بعض یہود نے ایسا کہا؟

حضرت ابن عباسؓ کی اس روایت سے اس سارے معاملے کے ایک اور پہلو پر بھی توجہ دی جاسکتی ہے اور وہ یہ کہ کیا ایسا تو نہیں کہ یہود کا مندرجہ بالا گروہ ایک علمی معاملے پر کہ عزیر کا اصل مقام کیا ہے آپس میں اختلاف کا شکار ہوا یا اس نے مسیحیوں سے ابنیت کی حقیقت پر کوئی مناظرہ کیا اور یا پھر شرارت کی غرض سے جیسے کہ ان کا طریق تھا کہ بسا اوقات وہ نبی کریم ﷺ سے ایسے امور پر سوال کر دیا کرتے تھے جو ان میں باہم نزاع کا باعث ہوتے تھے، انہوں نے عزیر کے مقام کے بارے میں استفسار کیا ہو۔ ان کا اصل مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ شائد کوئی ایسی بات ان سے کہہ دی جائے کہ وہ شور مچا سکیں کہ قرآنِ کریم دراصل اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے۔ ان کو جواب یہ دیا گیا کہ یہ ان

کے مونہوں کی باتیں ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ عزیراوراحباراوررھبان اور مسیح ابن مریم کواللہ کے سوا ارباب بنائے پھرتے ہیں حالانکہ ان کو تو صرف اللہ تعالیٰ عبادت کا حکم دیا گیا تھا۔اسی لئے آنحضرتﷺ نے حضرت عدیؓ بن حاتم کوان کی عبادت کا مطلب احبار اور رھبان کے امورِحلال وحرام میں بیجا تصرف کوتسلیم کرنے کو بتایا۔اورایک موقعہ پران کی قبور کی تعظیم کو۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس آیت میں ابن اورارباب قرار دینے کے جو مدارج اہلِ کتاب میں رائج تھے ان سب کو مجموعی طور پر بیان فرما کر اس سارے معاملے کوحل فرمادیا گیا۔دومدارج قائم کئے گئے:۔

1۔استعارے کے طور پرکسی کوابن اللہ کہنا جیسے کہ عزیر اور مسیح کی نسبت بعض فرقے خیال کرتے تھے۔

2۔واقعتاً ابن اللہ قرار دینا جیسے کہ تثلیثی مسیحی فرقے کہتے تھے۔

نیز یہ بھی وضاحت فرمادی کہ دراصل یہ ان کے ارباب اور رھبان اور مسیح کی اس رنگ میں تعظیم کا شاخسانہ ہے کہ یا تو عملی رنگ میں اور یا پھران سے منسوب کرکے اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات کی پیروی نہ کی جائے۔اوران کی پرستش یاان کی قبورکی بے جاتعظیم کی جائے۔

یُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ نے جس کی نقل کی وہ ایک گروہ تھا۔یہ گروہ ان مصری یونانی اور رومن بت پرستوں کا معلوم ہوتا ہے جن کی دیو مالائی کہانیاں ایسے لغوقصوں سے بھری پڑی ہیں۔معلوم ہوتا ہے کہ انہی کا سورۃ المائدۃ میں یوں ذکر ہے کہ:۔

قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لا تَغْلُوا فِي دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوا كَثِيراً وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيل

(المائدۃ:78)

## عزیر کا مقام یہودی لٹریچر میں

بنی اسرائیلی لٹریچر میں عزیر کا مقام نہایت بلند بتایا گیا ہے۔اوراس کا سبب بنی اسرائیل کی ان کے لئے احسان مندی ہے۔کیونکہ تورات کانسخہ جومعدوم ہو چکا تھا۔آپ نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے دوبارہ قلم بند کیا۔

2 Esdaras میں جو باب3 تا14 عزرا یاکسی عبرانی کی تصنیف ہے باب8 میں عزرا کے رفع کا ذکر ہے:

19 - Therefore hear my voice, and understand my words, and I will speak before thee."

The beginning of the words of Ezra's prayer, before he was taken up. He said:

20 - "O Lord who inhabitest eternity, whose eyes are exalted and whose upper chambers are in the air,

اس کتاب میں ان کا مقام حضرت موسیٰ کی طرح بتایا گیا ہے اور ذکر ہے کہ ان کوغیب سے ایک پیالہ دیا گیا جس کے پینے کے بعد انہوں نے ساری کتاب مقدس زبانی پانچ کاتبوں کولکھوائی۔اسی طرف حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے اشارہ کیا ہے۔

یہ بات 4 Ezra میں یوں ہے:

"And then was Ezra caught away and taken up into the place(i.e., paradise)of such as were like him.

یعنی حنوک (ادریس)اور ایلیاہ(الیاس) کو جو Heavenly scribes تھے آپ کے مقام کے لوگ بتایا گیا ہے۔

## یونانی مکاشفہ عزرا میں ابن ہونے کا ذکر

عزرا سے منسوب ایک اورکتاب:

Word and Revelation of Esdras, The Holy Prophet and Beloved of God میں لکھا ہے:

7.And God said: ask Abraham your father how a son pleads with his father,

8.And come plead with us. And Esdras said: As the Lord Liveth, I will not cease pleading with Thee in behalf of the race of the Christians.

اسی کتاب کے ایک اور ورشن میں جو Apocalypse of Sedrach کہلاتا ہے،یہی بات زیادہ واضح طور پرآئی ہے:

III. And the Lord saith to him: Welcom, my beloved Sedrach: What suit hast thou against God who created thee, that thou saidst, I desired to speak face to face with God? Sedrach said to him: Yea, verily, the son hath a suit with the father: my Lord, Why didst thou make the earth?

## مسیح اورعزرا(عزیر) میں مشابہت؟

ایک اور اہم نکتہ یہ ہے کہ مسیح اور عزرا کی مشابہتیں بھی موجود ہیں۔کتاب The Birth of the New Testament جو Thomas L. Brodie نے تحریر کی ہے اس کے صفحہ 534 پر یہ موازنہ موجود ہے کہ لوقا نے کس طرح عزرا کی طرز پر مسیح کی شخصیت کوڈھالنے کی کوشش کی ہے۔

## خلاصہ

قرآن کریم میں کہیں یہ نہیں کہا گیا کہ یہود عزیر یعنی عزرا کواسی طرح معبودانہ حیثیت دیتے تھے جس طرح تثلیثی عیسائی فرقے مسیح کو دیتے ہیں۔ بلکہ صاف کہا گیا ہے کہ جس طرح دیگر مذاہب میں احبار اور رہبان کوارباب بنانے کی بدعت تھی اسی طرح یہود میں بھی تھی۔اور اس کی تفسیر حدیث مبارکہ نے کر دی۔عزیرکوبھی یہود نے ایسا ہی درجہ دے کر ابن اللہ کہنا شروع کر دیا تھا یعنی یہود کی مذہبی اصطلاح میں Abben Elohim (ابنائے الٰہی) میں سے۔یہ وہ درجہ تھا جس میں یہ حنوک اور ایلیاہ کو شمار کرتے تھے۔یعنی جن کا رفع ہوا۔حضرت عبداللہ بن سلام جیسے یہودی لٹریچر کے عالم نے اس زمانے میں اس کی تشریح Senehdren کے اس قول کی روشنی میں کی بعینہ جس کا حوالہ آج کے سکالر دیتے ہیں۔اورآپ کا مؤقف یہ تھا کہ یہود نے آپ کے مقام میں غلو کیا یہاں تک کہ بعض گروہوں نے آپ کو ابن اللہ تک کہہ دیا۔نہ تو قرآن کے قول کوچیلنج کرنے کی یہود مدینہ وخیبروعرب و فلسطین نے نزول قرآن کے وقت کوئی کوشش کی اورنہ خود اپنے ہی سابقہ ربی جس کا لوہا وہ مانتے تھے(یعنی حضرت عبداللہ بن سلامؓ) کے استدلال کو جھٹلایا۔حالانکہ نجران کے مسیحیوں کو"اخت ہارون" پراعتراض تھا جس کو انہوں نے مدینہ آکر آنحضرتﷺ سے دریافت کیا۔اس خاموشی کوقبولیت کا درجہ دے کر کئی مستشرقین نے لکھا بھی ہے کہ یہود عرب کا کامل سکوت یہ بتاتا ہے کہ وہ عزیر کے مقام میں غلو کرتے تھے۔بیضاوی نے بھی تردید نہ کئے جانے کو دلیل قرار دیا ہے۔ایک طبقہ مؤرخینِ مذاہب مثلاً ابن حزم نے جو عبرانی پرعبور رکھتے تھے الملل و النحل میں ان کو یمن کے یہود کا ایک فرقہ قرار دیا ہے۔شیخ عبدالقادر صاحب نے لکھا ہے کہ ابن حزم نے یمن کے صدوقی فرقہ کوایسا کہنے والاقرار دیا ہے۔

آخری بات یہ کہ نصاریٰ اور یہود کے مناظروں میں ابن اللہ ہونے کا معاملہ اٹھتا تھا(کیونکہ یوحنا میں لکھا ہے کہ میرا خدااورتمہارا خدا،میرا باپ اورتم سب کا باپ)،اور یہود بائبل کے حوالوں سے سب اولیاء کو ابن اللہ کہتے تھے۔لیکن جب نصاریٰ مسیح کے معجزات اورتعلیمات اور پرانے عہدنامے کے حوالے دے کر ان کا عام نہیں بلکہ خاص ابن اللہ ہونا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوں گے تو لازماً مسیح کے مقابلے پر صرف ان کوعزیرہی ایک ایسی شخصیت نظرآتی ہوگی جس کو وہ خاص ابن اللہ کے طور پر پیش کریں کیونکہ کلام کو پیش کرنے میں موسیٰ علیہ السلام پران کے مزعومہ تفوق اور رفع اورگمشدہ بھیڑوں کوواپس لانے کی وجہ سے ان کی شخصیت کومسیح کے مقابل پر پیش کرکے مسیح کے خاص ابن اللہ ہونے کے نصاریٰ کے دعوے کوکمزور کیا جاسکتا تھا۔واللہ اعلم بالصواب۔

## ایک اورنکتۂ نظر

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقق نے و قالت الیھود عزیر ابن الله کےایک اور پہلو پرروشنی ڈالی ہے۔جس کاتعلق"و اشربوا فی قلوبھم العجل" سے ہے۔یعنی بچھڑے کے روپ میں جس دیوتا کی پرستش کی عادت بنی اسرائیل نے اختیار کی تھی اس کا نام عزیر تھا۔یہ بھی بہت دلچسپ باحوالہ تحقیق ہے جوالفرقان اگست 1957 میں" و قالت الیھود عزیر ابن اللہ۔۔۔الخ یہودی اورعقیدۂ ابنیتِ عزیرقرآنِ مجید کی تاریخی حیثیت پرایک اعتراض اوراس کا جواب" کے نام سے شائع شدہ ہے۔تاہم چونکہ یہ ثابت کرنا مشکل ہے کہ مدینہ یا عرب کے یہود Osiris کی پرستش کرتے اور Osiris کوابن اللہ مانتے تھے۔لہٰذا میرے لئے اس نکتہ نظر کے بارہ میں کچھ کہنا مشکل امر ہے۔

✡✡✡✡✡✡✡

### بقیہ:نماز جنازہ از صفحہ نمبر 9

کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔جن میں سے دوواقف زندگی ہیں۔

**(9)مکرمہ حمیدہ یوسف صاحبہ(آف لاہور)**

22دسمبر2009ء کو59سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنّا للّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔نہایت پیار کرنے والی، نیک اور صالح خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(10)مکرم فتح محمد صاحب صوبیدار ریٹائرڈ۔**

13دسمبر2009 کوبقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔نیک،مخلص اور باوفا انسان تھے۔آپ مکرم محمد ظہیر احمد صاحب مربی سلسلہ گیمبیا کے والد تھے۔

**(11)مکرمہ صادقہ اخترحق صاحبہ(ہڈرزفیلڈ)**

19دسمبر2009ء کو73سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنّا للّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت شیخ نوراحمد صاحبؓ کی پوتی اور حضرت مہتاب خاں صاحبؓ کی نواسی تھیں۔مرحومہ نیک، تہجد گزار،دعا گواور خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔پسماندگان میں چار بیٹیاں اوردو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(12)مکرم عبدالرشید فاروقی صاحب(دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ)**

6اکتوبر2009 کو56سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنّا للّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور جب بھی کسی جماعتی خدمت کا موقعہ ملتا تو اسے توجہ سے سرانجام دیتے۔

**(13)مکرمہ امۃ الغفور فرحت صاحبہ(اہلیہ مکرم محمد اسحاق ارشد صاحب۔ربوہ)**

15جون2009 کووفات پاگئیں۔اِنّا للّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ انتہائی ملنسار،غریب پرور،صابروشاکر، خاموش طبع،صوم وصلوۃ کی پابند،مخلص خاتون تھیں۔ضرورتمندوں کی ضرورتیں پوری کرتیں لیکن اپنا نام پوشیدہ رکھتیں۔تقسیم پاکستان کے بعد ایک قریبی رشتہ دارلڑکی کی شادی پراپنا سارازیوراورقیمتی کپڑے جوہجرت میں بچا کراپنے ساتھ لائیں تھیں دے دیا۔آپ 1/7 حصہ کی موصیہ تھیں۔پسماندگان میں آٹھ بیٹیاں اورایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

**(14)مکرمہ فرمان بی بی صاحبہ(اہلیہ مکرم عبدالرؤف صاحب) و بچیاں عزیزہ امۃ الباری وعزیزہ آصفہ رؤوف۔ پیلووینس خوشاب۔**

مکرمہ فرمان بی بی صاحبہ اپنے میاں،دوبچیوں اور ایک عزیز کے ہمراہ4نومبر2009ء کوربوہ سے اپنی گاڑی پر گھر جاتے ہوئے رستہ میں کچھ دیر کے لئے رکیں۔گاڑی ڈھلوان پرکھڑی ہونے کی وجہ سے کچھ دیر بعد سرکنا شروع ہوگئی اور دریا میں جاگری جس سے آپ اپنی بچیوں سمیت ڈوب کروفات پاگئیں۔اِنّا للّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ پیلو وینس ضلع خوشاب میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پارہی تھی۔بہت نیک دل اور خداترس خاتون تھیں۔واقفین زندگی اورمرکزی نمائندگان کی بہت عزت کرتی تھیں۔بہت مہمان نواز اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کوبلندتر فرمائے اورلواحقین کاان کے بعدخودنگہبان ہو۔آمین۔

✿✿✿✿✿✿

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

## فونوگراف

ماہنامہ ’’خالد‘‘ ربوہ اپریل 2008ء میں مکرم محمد شفیق عادل صاحب کے قلم سے فونوگراف کی ایجاد اور تاریخ احمدیت میں اس کی اہمیت سے متعلق ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

1876ء میں تھامس آلوا ایڈیسن نے جرمنی میں سکونت اختیار کی۔ ایک روز کسی دوسرے تجربہ کے دوران اُسے احساس ہوا کہ اُس کی آواز کی طاقت سے سوئی میں حرکت ہوئی ہے۔ یہیں سے اُس کے ذہن میں ایسی مشین کی ایجاد کا خیال آیا جس میں سوئی کے ذریعے آواز کو محفوظ کیا جاسکتا ہو۔ ایڈیسن کا ہی قول ہے کہ دانشور 98 فیصد محنت سے اور صرف 2 صد تخلیقی تحریک سے وجود میں آتا ہے۔

ایڈیسن نے اپنے ذہنی خاکے کی بنیاد پر ایک ہی روز میں ایک مشین تیار کروائی۔ جب اُس نے اس مشین کا ہینڈل گھما کر اس میں بچوں کا گیت گایا۔ تو دوبارہ مشین چلانے پر اُسی گیت کی آواز مدھم سروں میں آنے لگی۔ ایڈیسن اس کامیابی پر حیرت زدہ رہ گیا۔ اُس نے اپنی ایجاد کا نام فونوگراف رکھا۔ لوگ اس کثرت سے اِسے دیکھنے آئے کہ سپیشل گاڑیاں چلائی گئیں۔ اور ایڈیسن کو واشنگٹن آکر مظاہرہ کرنے کی دعوت دی گئی۔

کچھ عرصہ میں جب عوام کی دلچسپی فونوگراف میں ختم ہوگئی تو ایڈیسن کی توجہ بھی دوسرے امور کی طرف مبذول ہوگئی۔ لیکن دس سال بعد 1888ء میں اس نے پھر فونوگراف کی طرف توجہ کی اور صرف پانچ دن کی محنت سے اُس میں کئی تبدیلیاں کرکے اسے بہت معیاری بنادیا۔ فونوگراف کی یہ نئی شکل ہوٹلوں اور پارکوں میں بہت مقبول ہوئی اور ایڈیسن کو بے حد مالی فائدہ ہوا۔

حضرت نواب محمد علی خانصاحبؓ نے بھی فونوگراف خریدا اور حضرت مسیح موعودؑ کو اکتوبر 1901ء میں اس کی اطلاع دی۔ حضورؑ جو دنیا میں اپنی آواز پہنچانے کے لئے صبح و شام نئی نئی راہیں سوچتے تھے بہت خوش ہوئے اور اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ نصیبین جانے والے وفد کے ساتھ حضورؑ عربی زبان میں چار گھنٹے کی ایک تقریر بھی بھجوائیں گے جس میں دعاوی اور دلائل بیان کئے جائیں گے۔ نیز فرمایا کہ آج تک اس فونوگراف سے صرف کھیل کی طرح کام لیا گیا ہے مگر حقیقت میں خدا نے ہمارے لئے یہ ایجاد رکھی ہوئی تھی اور بہت بڑا کام اس سے نکلے گا۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ حضورؑ کے خطاب سے قبل حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی تقریر ریکارڈ کی جائے جس میں بتایا جائے کہ انیسویں صدی کے سب سے بڑے انسان کی تقریر آپ کو سنائی جاتی ہے جس نے خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور جو مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ کے نام سے دنیا میں آیا ہے ......سامعین خود اس کے منہ سے سن لیں کہ اس کا دعویٰ اور دلائل کیا ہیں؟

چنانچہ حضورؑ کے ارشاد پر حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ نومبر 1901ء میں فونوگراف لے کر قادیان آئے اور 15 نومبر کو نماز عصر کے بعد اس کے ریکارڈ سنائے اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی دو سلنڈروں میں آواز ریکارڈ کی۔ قادیان میں فونوگراف کا چرچا ہوا تو دوسرے لوگوں نے بھی اس کے دیکھنے کی خواہش کی بلکہ آریہ سماجی لالہ شرمپت رائے نے تو براہ راست حضورؑ کی خدمت میں بھی درخواست کردی۔ چنانچہ 20 نومبر 1901ء کو ایک خاص تقریب منعقد کی گئی جس کے لئے حضورؑ نے ایک لطیف تبلیغی نظم ’’آواز آرہی ہے یہ فونوگراف سے‘‘ کہی۔ حضرت اقدسؑ کی ہدایت پر حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ نے یہ نظم اور اس کے علاوہ ایک نظم ’’عجب نوریست درجان محمدؐ‘‘ اور قرآن مجید کی چند آیات ریکارڈ کروائیں۔ نیز حضور کی ایک فارسی نظم کے چند اشعار منشی نواب خاں صاحب ثاقب آف مالیرکوٹلہ نے پڑھے جو فونوگراف میں محفوظ کرلئے گئے۔ پھر ساڑھے چار بجے کے قریب حضرت اقدسؑ کے بالاخانہ کے صحن میں فونوگراف رکھ دیا گیا۔ حضورؑ کی طرف سے تحریری اطلاع ملنے پر نہ صرف لالہ شرمپت رائے اور آریہ سماج کا سیکرٹری بلکہ دوسرے ہندو اور مسلمان کثیر تعداد میں پہنچ گئے۔ فونوگراف نے سب سے پہلے مالیرکوٹلہ کے لب و لہجہ میں اشعار سنائے پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی سریلی آواز سے حضرت اقدسؑ کی تازہ اور قدیم نظم نشر ہوئی۔ تازہ نظم دوبارہ سنائی گئی اور دونوں مرتبہ جماعت کے بزرگوں کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے اور ان پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری رہی مگر لالہ شرمپت رائے اور دوسرے غیرمسلموں کا رنگ فق ہوجاتا تھا۔ بہرحال حضرت اقدسؑ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا اور یہ تجربہ تبلیغ کے نکتۂ نگاہ سے نہایت درجہ کامیاب ثابت ہوا۔ آخر میں قرآن شریف مولانا عبدالکریم صاحب کی زبان سے سنایا گیا اور یہ جلسہ جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے دنیا میں پہلا جلسہ تھا برخواست ہوا۔

پندرہ روزہ ’’المصلح‘‘ کراچی اپریل 2008ء میں محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم سے انتخاب پیش ہے:

اے مسیح، اے عظمتِ اسلام کے زندہ نشاں
تو محمدؐ مصطفٰے کے دین کا ہے پاسباں
تو وہ پانی تھا جو آیا آسماں سے وقت پر
دین کے اُجڑے چمن کو کر دیا جنت نشاں
تو وہ زمزم تھا جو پھوٹا سرزمین ہند سے
تیرے دم سے ہوگئیں سیراب بنجر وادیاں
تو خدا کی گود میں تھا مثلِ طفلِ شیرخوار
تھا خدا تیرے لئے مانندِ پدرِ مہرباں

## کتابوں کی دنیا اور اس کے ’’سیاح‘‘

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 14/مارچ 2008ء میں محترم مولانا دوست شاہد کے قلم سے ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں کتابوں کی پُرلطف دنیا کے حوالہ سے اِس کے شہرت یافتہ سیاحوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ تاریخ مذاہب میں پہلے نبی ہیں جنہوں نے اُمّی محض ہونے کے باوجود نہ صرف علوم و معارف کے دریا بہا دیئے بلکہ اپنے ہر عاشق پر علوم کا سیکھنا فرض قرار دیدیا۔ آپؐ کی پیشگوئیوں کے مصداق آج پریس کی ایجاد اور لٹریچر کی وسیع پیمانے پر اشاعت نے اسلام کی حقانیت پر گواہی دیدی ہے۔

قرون اولیٰ کے بزرگان سلف کا کتابوں سے والہانہ شغف بے مثال تھا۔ شہرہ آفاق ادیب الجاحظ لکھتا ہے کہ تمام چیزوں کے مقابلہ میں کتاب کا حصول آسان اور کم خرچ ہے۔ اس میں تاریخ اور سائنس کے عجائبات دیکھے جاسکتے ہیں، یہ دانشوروں کے علم و تجربہ کا خزانہ ہے اور سابقہ نسلوں اور دُور دراز کے علاقوں کی معلومات بہم پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ جب تک آپ کو خاموشی پسند ہوگی کتاب خاموش رہے گی اور جس وقت آپ گفتگو کرنا چاہیں گے وہ ایک شیریں کلام ہمنشیں بن جائے گی۔ آپ کی مصروفیت کے دوران یہ کبھی مداخلت نہیں کرتی لیکن تنہائی میں ایک اچھا رفیق ہے۔

الجاحظ کتابوں پر جان دیتے تھے لیکن یہی کتابیں ان کی موت کا سامان بن گئیں۔ اُن کا دستور یہ تھا کہ وہ اپنے گرد کتابوں کا انبار لگا کر پڑھنے کے لئے بیٹھتے۔ ایک دن کتابوں کا ایک ڈھیر اُن پر گر پڑا جس کے نیچے وہ دب گئے اور ضعیف اور معمر ہونے کے سبب جانبر نہ ہوسکے۔

حضرت حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ پر چالیس سال اس حال میں گزرے کہ سوتے جاگتے کتاب میرے سینے پر رہتی تھی۔ حضرت امام بخاریؒ سے پوچھا گیا حفظ کی دوا کیا ہے؟ فرمایا ’’کتب بینی‘‘۔

فرانسیسی سکالر ڈاکٹر گستاؤلی بان نے ’’تمدّن عرب‘‘ میں اعتراف کیا ہے کہ بغداد، قرطبہ اور غرناطہ کی مسلم یونیورسٹیاں یورپ کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہوئیں۔ برطانوی مؤرخ و ادیب لارڈ میکالے کا قول ہے کہ اگر روئے زمین کی بادشاہت مجھے دیدی جائے اور میرا کتب خانہ مجھ سے لے لیا جائے تو میں اس پر ہرگز رضامند نہ ہوسکوں گا۔ میری تو دعا ہے کہ میں مروں تو اپنے کتب خانہ میں ہی مروں۔

حضرت مولانا غلام حسین صاحبؓ (بیعت 1891ء۔ وفات یکم فروری 1908ء) کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: ’’ان کے اندر بہت ہی علمی شوق تھا...... حضرت خلیفہ اولؓ اور ایک وہ گویا کتابوں کے کیڑے تھے۔ بلکہ مولوی غلام حسین صاحبؓ کو حضرت خلیفہ اولؓ سے بھی زیادہ کتابوں کا شوق تھا۔ ان کی وفات بھی اسی رنگ میں ہوئی کہ وہ کلکتہ کسی کتاب کے لئے گئے اور وہیں سے بیمار ہوکر واپس آئے اور فوت ہوگئے۔ ان کا حافظہ اتنا زبردست تھا کہ حضرت خلیفہ اولؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے انہیں ایک دفعہ ایک کتاب دی کہ اسے پڑھیں۔ انہوں نے میرے سامنے جلدی جلدی اس کے ورق الٹنے شروع کر دیئے۔ وہ ایک صفحہ پر نظر ڈالتے اور اسے الٹ دیتے۔ پھر دوسرے پر نظر ڈالتے اور اسے چھوڑ دیتے۔ حضرت خلیفہ اولؓ خود بھی بہت جلدی پڑھتے تھے مگر آپؓ فرماتے تھے کہ انہوں نے اس قدر جلدی ورق الٹنے شروع کئے کہ مجھے خیال آیا کہ شاید وہ کتاب پڑھ نہیں رہے۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ مولوی صاحب آپ کتاب پڑھیں بھی تو سہی۔ وہ کہنے لگے کہ مجھ سے اس کتاب میں سے کوئی بات پوچھ لیجئے۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے کوئی بات پوچھی تو کہنے لگے کہ یہ بات اس کتاب کے فلاں صفحہ پر فلاں سطر میں لکھی ہے ...... ایک بار مولوی صاحبؓ نے حضرت مولانا نورالدین بھیرویؓ سے اس دلی تمنا کا ذکر فرمایا کہ جی چاہتا ہے۔ میرے لئے ایک ایسا مکان بنادیا جائے جس کی دیواریں کتابوں کی بنی ہوئی ہوں گویا نئی کتابوں کی ایک چاردیواری ہو جس کے اندر مجھے بٹھا دیا جائے پھر کوئی شخص مجھ سے یہ نہ پوچھے کہ تم نے روٹی بھی کھائی ہے یا نہیں۔ بس میں کتابیں پڑھتا جاؤں اور اتارتا جاؤں۔ جب رستہ بن جائے تو باہر نکل جاؤں‘‘۔

## ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 14/اپریل 2008ء میں مکرم محمد زکریا ورک صاحب اپنے بھائی مکرم ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل صاحب کا ذکر خیر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل صاحب ابن مکرم الحاج محمد ابراہیم خلیل صاحب 7/مارچ 2008ء کو بعمر 73 سال زیورخ سوئٹزرلینڈ میں وفات پاگئے۔ آپ جامعہ احمدیہ سے شاہد کرنے کے بعد چند سال نائیجیریا میں خدمت دین کرتے رہے۔ ’’دی ٹروتھ‘‘ اخبار کے ایڈیٹر بھی رہے تھے۔ جرمنی کی ہمبرگ یونیورسٹی سے آپ نے 1970ء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی تھی۔ حافظ قرآن تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ، متقی، عابد شب زندہ دار، اور مستجاب الدعوات تھے۔ 1970ء کی دہائی میں کئی بار مسجد فضل لندن میں صلوٰۃ تراویح کی امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ حج کا فریضہ بھی بجالائے۔ بہت اچھے مضمون نگار تھے۔ 1969ء میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے مقابلہ مضمون نویسی میں مقالہ لکھنے پر انعام بھی ملا۔ زیورخ میں 40 سال سے قیام پذیر تھے۔ تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ فارسی، عربی، اردو، پنجابی، انگریزی، جرمن زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ زیورخ میں قیام کے دوران آپ نے کئی علمی و تحقیقی مقالہ جات کے تراجم جرمن سے فارسی اور عربی میں کئے اور اسلامک فاؤنڈیشن بھی قائم کی۔ مسجد زیورخ میں مقررین کی تقریروں کے مترجم کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ نادر کتابوں کی اچھی خاصی ضخیم ذاتی لائبریری تھی۔ اقرباء پروری کے علاوہ غریب نواز تھے۔ بے شمار لوگوں کی مدد کی توفیق پائی۔

رسالہ ’’النساء‘‘ کینیڈا اپریل تا جون 2008ء میں محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کی ایک نظم بعنوان ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر‘‘ شامل اشاعت ہے۔ اس نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

عکسِ جمیل و صورتِ زیبا و وقار
پڑتی ہیں کیوں نگاہیں میری تجھ پہ بار بار
دنیا میں ہم نے دیکھے بہت خوبرو مگر
صورت تیری ہے صنعتِ صانع کا شاہکار
تیری جبیں پہ حسنِ ازل کی تجلّیاں
طلعت سے تیری نورِ صداقت ہے آشکار
دنیا سے بے نیاز نگاہیں جھکی جھکی
غضِّ بصر کے حسن کی تفسیر شاندار
آقا تیری دعاؤں سے وہ دن قریب ہیں
تیری جھکی نگاہوں کو ہے جن کا انتظار

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide

2nd April 2010 – 8th April 2010

*Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344*

## Friday 2nd April 2010

**00:00** MTA World News & Khabarnama
**00:30** Tilawat
**00:40** Insight & Science and Medicine Review
**01:15** Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th February 1997.
**02:25** MTA World News & Khabarnama
**03:00** Historic Facts
**03:35** Tarjamatul Qur'an Class: an in-depth explanation of Qur'anic verses. Rec. on 22nd July 1994.
**04:40** Jalsa Salana UK 2007: address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, on 28th July 2007 from the ladies Jalsa Gah.
**06:05** Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine News Review
**07:05** Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 13th January 2008.
**08:10** Le Francais C'est Facile: lesson no. 89.
**08:35** Siraiki Service
**09:25** Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at, rec. on 25th January 1994.
**10:00** Indonesian Service
**11:00** Seerat Sahabiyat-e-Rasool (saw)
**12:00** Live Friday sermon
**13:10** Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight, Science and Medicine News & Dars-e-Hadith
**14:15** Shotter Shondhane: rec. 26th February 2010.
**15:15** Seerat Sahabiyat-e-Rasool (saw) [R]
**16:00** Khabarnama: daily international Urdu news.
**16:15** Friday Sermon [R]
**17:25** Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 17th September 2006.
**18:05** MTA World News
**18:30** Live Arabic Service
**20:35** Insight & Science and Medicine Review
**21:10** Friday Sermon [R]
**22:30** MTA Variety: Peace Village, Canada.
**23:15** Reply to Allegations [R]

## Saturday 3rd April 2010

**00:00** MTA World News & Khabarnama
**00:35** Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
**01:35** Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 18th February 1997.
**02:45** MTA World News & Khabarnama
**03:15** Friday Sermon: rec. on 2nd April 2010.
**04:25** Rah-e-Huda: interactive talk show answering questions about the Ahmadiyya Muslim Community, rec. on 20th February 2010.
**06:00** Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
**07:00** Jalsa Salana UK 2006: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, rec. on 29th July 2007.
**08:35** Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 13th February 1984.
**09:55** Friday Sermon [R]
**11:00** Indonesian Service
**11:55** French Service
**13:05** Tilawat & Dars-e-Hadith
**13:10** Yassarnal Qur'an: lesson no. 12.
**13:30** Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
**14:00** Bangla Shomprochar
**15:00** Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 13th January 2008.
**16:05** Khabarnama
**16:20** Rah-e-Huda: interactive talk show
**17:50** Yassarnal Qur'an [R]
**18:10** MTA World News
**18:30** Live Arabic Service
**20:30** International Jama'at News
**21:00** Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Lajna) class [R]
**22:05** Rah-e-Huda [R]
**23:35** Friday Sermon [R]

## Sunday 4th April 2010

**00:45** MTA World News & Khabarnama
**01:15** Yassarnal Qur'an: lesson no. 12.
**01:30** Tilawat
**01:45** Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 19th February 1997.
**02:55** MTA World News & Khabarnama
**03:25** Friday Sermon: rec. on 2nd April 2010.
**04:25** Faith Matters
**05:25** Ken Harris Oil Painting
**06:00** Tilawat & Dars-e-Hadith
**06:25** Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 20th March 2010.
**07:30** Faith Matters [R]
**08:35** MTA Travel: Niagara Falls.
**09:05** Jalsa Salana Qadian 2007: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 31st December 2007.
**10:00** Indonesian Service
**11:00** Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 1st February 2008.
**12:00** Tilawat & Dars-e-Hadith
**12:30** Yassarnal Qur'an: lesson no. 13.
**12:55** Bangla Shomprochar
**14:00** Friday Sermon [R]
**15:05** Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Khuddam) class with Huzoor recorded on 21st March 2010. [R]
**16:05** Khabarnama: daily international Urdu news.
**16:20** Faith Matters [R]
**17:30** Yassarnal Qur'an [R]
**18:00** MTA World News
**18:30** Live Arabic Service
**20:30** MTA Travel [R]
**21:00** Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Khuddam) class [R]
**22:15** Friday Sermon [R]
**23:20** Success Stories: Munawar Mahmood Butt.

## Monday 5th April 2010

**00:00** MTA World News & Khabarnama
**00:35** Tilawat
**00:50** Yassarnal Qur'an: lesson no. 13.
**01:10** International Jama'at News
**01:45** Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 24th February 1997.
**03:00** MTA World News & Khabarnama
**03:45** Friday Sermon: rec. on 2nd April 2010.
**05:00** Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 12th January 1996. Part 1.
**06:05** Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
**07:05** Bustan-e-Waqf-e-Nau class with Huzoor, recorded on 20th January 2008.
**08:10** Seerat-un-Nabi (saw)
**08:50** Le Francais C'est Facile: lesson no. 80.
**09:10** Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th August 1997.
**10:15** Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 29th January 2010.
**11:20** MTA Variety: Hinduism.
**12:00** Tilawat & International Jama'at News
**13:00** Bangla Shomprochar
**14:00** Friday Sermon: rec. on 27th March 2009.
**15:15** MTA Variety [R]
**15:45** Khabarnama
**16:00** Live Rah-e-Huda
**17:30** Le Francais C'est Facile [R]
**18:00** MTA World News
**18:30** Arabic Service
**19:30** Liqa Ma'al Arab: rec. on 25th February 1997.
**20:35** International Jama'at News
**21:10** Bustan-e-Waqf-e-Nau class [R]
**22:20** Rah-e-Huda [R]

## Tuesday 6th April 2010

**00:00** MTA World News & Khabarnama
**00:35** Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine Review
**01:35** Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th February 1997.
**02:40** Le Francais C'est Facile: lesson no. 80.
**03:00** MTA World News & Khabarnama
**03:40** Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th August 1997.
**04:55** Jalsa Salana USA 2008: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 21st June 2008 from the ladies Jalsa Gah.
**06:05** Tilawat, Dars-e-Malfoozat, Insight & Science and Medicine Review
**07:00** Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 10th June 2007.
**08:05** Question and Answer Session: rec. on 12th January 1996. Part 2.
**08:40** Spectrum: Islam - a religion of peace.
**09:05** Indonesian Service
**10:05** Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on 12th June 2009.
**11:15** Tilawat, Insight & Science and Medicine Review
**12:00** Yassarnal Qur'an: lesson no. 14.
**12:25** Bangla Shomprochar
**13:25** Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 2nd November 2008.
**14:55** Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class [R]
**16:00** Khabarnama: daily international Urdu news.
**16:15** Question and Answer Session [R]
**17:00** Yassarnal Qur'an [R]
**17:20** Historic Facts
**18:00** MTA World News
**18:30** Arabic Service
**19:30** Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 2nd April 2010.
**20:35** Insight & Science and Medicine Review
**21:10** Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class [R]
**22:15** Lajna Imaillah UK Ijtema [R]
**23:40** Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.

## Wednesday 7th April 2010

**00:45** MTA World News & Khabarnama
**01:10** Tilawat
**01:20** Yassarnal Qur'an: lesson no. 14.
**01:45** Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 26th February 1997.
**02:45** Learning Arabic: lesson no. 24.
**03:05** MTA World News & Khabarnama
**03:30** Question and Answer Session: rec. on 12th January 1996. Part 2
**04:05** Spectrum: Islam - a religion of peace.
**04:30** Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 2nd November 2008.
**06:05** Tilawat & Dars-e-Hadith
**06:30** Ken Harris' Oil Painting
**07:00** Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 27th January 2008.
**08:00** Tarbiyyati class: Khuddam, Pakistan.
**08:40** Question and Answer Session: recorded on 14th January 1996. Part 1.
**09:25** Indonesian Service
**10:25** Swahili Service
**11:25** Tilawat
**11:35** Yassarnal Qur'an
**11:50** From the Archives: Friday sermon delivered on 12th December 1986 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
**13:00** Bangla Shomprochar
**14:05** Jalsa Salana USA 2008: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 2008.
**15:35** Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class [R]
**16:35** Khabarnama
**16:45** Ken Harris Oil Painting [R]
**17:15** Yassarnal Qur'an [R]
**17:30** Question and Answer Session [R]
**18:20** MTA World News
**18:30** Arabic Service
**19:40** Liqa Ma'al Arab: rec. on 4th March 1997.
**20:40** Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class [R]
**21:40** Jalsa Salana USA 2008: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 2008. [R]
**23:10** From the Archives [R]

## Thursday 8th April 2010

**00:00** MTA World News & Khabarnama
**00:50** Tilawat & Dars-e-Hadith
**01:00** Yassarnal Qur'an
**01:20** Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 4th March 1997.
**02:20** MTA World News & Khabarnama
**02:50** From the Archives: rec. 12th December 1986.
**04:00** Ken Harris Oil Painting
**04:25** Jalsa Salana USA 2008
**06:00** Tilawat
**06:30** Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 12th January 2008.
**07:30** Dars-e-Malfoozat
**08:05** Faith Matters
**09:15** English Mulaqat: with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), rec. on 7th April 1996.
**10:20** Indonesian Service
**11:25** Pushto Muzakrah
**12:05** Tilawat
**12:30** Yassarnal Qur'an: lesson no. 16.
**13:00** Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, recorded on 2nd April 2010.
**14:00** Jalsa Salana Canada 2008: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 28th June 2008 from the ladies Jalsa Gah.
**14:50** Tarjamatul Qur'an Class
**16:00** Khabarnama
**16:20** Yassarnal Qur'an [R]
**16:45** English Mulaqat [R]
**18:05** MTA World News
**18:30** Arabic Service
**20:30** Faith Matters [R]
**21:35** Tarjamatul Qur'an Class [R]
**22:45** Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).***

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 Friday 12 March , 2010 Issue No. 11

# جماعت احمدیہ مالٹا کے زیر اہتمام
# پہلی امن کانفرنس کا کامیاب انعقاد

## سابق صدر مملکت مالٹا اور دیگر مہمانوں کی شمولیت۔ اخبارات میں اس کانفرنس کی تشہیر

رپورٹ: لئیق احمد عاطف۔ مبلغ سلسلہ مالٹا

جماعت احمدیہ مالٹا کو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے مؤرخہ 27 فروری 2010ء بروز ہفتہ مالٹا میں پہلی امن کانفرنس (Peace Conference) منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام کی تیاری تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل شروع کی گئی تھی۔ مختلف مذاہب کے نمائندگان نیز بعض اہم شخصیات سے رابطہ کیا گیا اور انہیں اس پروگرام میں خطاب کی دعوت دی گئی۔ مقررین کے انتخاب کے بعد مالٹا کے دارالحکومت کے ساتھ منسلک ایک مشہور شہر فلوریانہ Floriana کے ایک ہوٹل میں ایک ہال لیا گیا۔ اس شہر میں پروگرام کرنے کی ایک اہم وجہ یہ بھی تھی کہ مالٹا کا مین بس ٹرمینل اسی شہر میں واقع ہے اور یہ ٹرمینل مقررہ ہوٹل جس میں پروگرام کا انعقاد کیا گیا، سے چند میٹر کے فاصلہ پر ہے، جس کی وجہ سے لوگوں کو پروگرام میں آنے کے لئے نہایت سہولت رہتی ہے۔ جگہ، وقت اور مقررین کے انتخاب کے بعد دعوت نامے اور پوسٹرز تیار کئے گئے۔ پوسٹرز مختلف اہم مقامات پر جن میں یونیورسٹی، چرچ، سکول، فلاحی ادارے، مختلف مذاہب کے کمیونٹی سینٹرز نیز بعض پبلک جگہوں پر چسپاں کئے گئے۔ تقریباً تین سو (300) دعوت نامے مختلف شہروں میں جا کر گھروں کے لیٹر بکس میں ڈالے گئے۔ جن لوگوں کے ساتھ روابط ہیں انہیں بذریعہ ای میل، ڈاک اور خود ملاقات کر کے پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ اس پروگرام کی وسیع پیمانے پر اشاعت کے لئے مالٹا جماعت کی ویب سائیٹ پر بھی تفصیلات آویزاں کی گئیں۔ اسی طرح مختلف اخبارات میں اشتہارات بھی شائع کروائے گئے۔ پانچ اخبارات نے اس امن کانفرنس کے اشتہارات شائع کئے۔

مؤرخہ 27 فروری شام 6 بجکر 45 منٹ پر اس کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد خاکسار (لئیق احمد عاطف مبلغ سلسلہ مالٹا) نے جماعت احمدیہ کا تعارف اور جماعت کے بین المذاہب پروگراموں کے انعقاد کی تفصیلات نیز پروگرام اور مقررین کرام کا تعارف حاضرین کے سامنے پیش کیا۔

تعارف کے بعد خاکسار نے پہلے مقرر مکرم Prof. Guido de Marco صاحب سابق صدر مملکت مالٹا کو خطاب کی دعوت دی۔ مکرم پروفیسر Guido de Marco صاحب 1966 میں پہلی بار مالٹا کی پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہوئے اور 1999ء میں مالٹا کے صدر منتخب ہونے تک وہ مالٹا کی پارلیمنٹ کے ممبر رہے۔ اس دوران مختلف اوقات میں وہ نائب وزیراعظم، وزیر داخلہ و انصاف اور وزیر خارجہ کے عہدوں پر فائز رہے۔ 1990ء - 1991ء میں وہ اقوام متحدہ کے صدر (President of the General Assembly of the United Nations) کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں امن کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی اور امن کے قیام کے لئے مذاہب کے کردار پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں آپس میں مل جل کر امن کے لئے کردار ادا کرنا چاہئے۔ انہوں نے بطور اقوام متحدہ کے صدر کی حیثیت سے مسئلہ فلسطین کے حل کے لئے اپنی کوششوں کا بھی ذکر کیا۔ مکرم پروفیسر صاحب نے بیان کیا کہ "Religions are weapon for Peace" کہ تمام مذاہب امن کے لئے ایک آلہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پروگرام کے بعد جب مکرم پروفیسر صاحب سے حضرت سر محمد ظفر اللہ خانؓ صاحب کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے بیان کیا کہ وہ انہیں جانتے ہیں اور وہ نہایت ہی اہم شخصیت کے مالک تھے۔ کہنے لگے وہ ایک بہت ہی قد آور شخصیت کے مالک تھے وہ اس دور کے ایک عظیم اور باوقار انسان تھے۔

اس کے بعد یہودیت کے نمائندہ مکرم Rabbi Herbert Richer صاحب نے امن کے بارے میں یہودیت کی تعلیم بیان کی۔ انہوں نے اپنی تقریر کا آغاز السلام علیکم سے کیا۔ انہوں نے یہودیت کی تعلیمات پیش کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ بائبل کی تعلیمات امن پر مشتمل ہیں کہ جب ملیں تو امن کے ساتھ آپس میں رہیں امن کے ساتھ اور جب ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں تو امن کے ساتھ۔

عیسائی مذہب کے نمائندہ مکرم Rev. Dr Hector Scerri صاحب نے اپنی تقریر میں امن کے بارے میں عیسائیت کی تعلیمات پیش کیں اور بتایا کہ حضرت عیسیٰؑ نے بیان فرمایا کہ امن قائم کرنے والوں پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔

آخری خطاب مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کا تھا۔ مکرم امیر صاحب نے امن کی اہمیت، موجودہ دور میں مغرب میں اسلام کے بارے میں خدشات اور ان کی وجوہات کا ذکر کیا اور امن کے قیام کے لئے اسلام کی خوبصورت تعلیمات پیش کیں اور بیان فرمایا کہ ایسا مذہب جس کے نام کے لغوی معنی ہی 'امن اور خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری' کے ہیں وہ کس طرح دہشت گردی، فساد اور قتل وغارت کی تعلیم دے سکتا ہے۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے امن کے قیام کے لئے قرآنی تعلیمات پر مشتمل سنہری اصولوں کا نمبروار خلاصہ بھی پیش کیا اور بتایا کہ یہ ہیں وہ جلی اور راہنما اصول جو دنیا کے مستقل امن کی ضمانت ہیں۔

سوالات کے لئے مقررہ وقت میں بعض حاضرین نے مقررین سے سوالات بھی کئے۔ آخر پر خاکسار نے تمام حاضرین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام میں مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے تقریباً ساٹھ افراد شامل ہوئے۔

پروگرام کے اختتام پر مقررین اور مہمانان کرام کی خدمت میں چائے، کافی و دیگر لوازمات پیش کئے گئے، اس دوران تمام حاضرین سے ملاقات کرنے اور ان سے مختلف موضوعات پر گفتگو کرنے کا موقع بھی ملا۔ تمام حاضرین نے اس پروگرام کو بہت زیادہ پسند کیا اور اس طرح کے پروگرام آئندہ بھی منعقد کرنے کے لئے کہا۔ اس طرح یہ امن کانفرنس خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے نہایت بابرکت ثمرات مرتب فرمائے اور اس کے نیک مقاصد کو کما حقہ پورا فرمائے۔ آمین

اس پروگرام کے انعقاد کے اشتہارات پانچ مختلف انگریزی اخبارات میں شائع ہوئے۔ اس کے علاوہ مؤرخہ 7 مارچ 2010ء کو مالٹا کے مقبول ترین اور سب سے زیادہ پڑھے جانے والے انگریزی اخبار "دی سنڈے ٹائمز" (The Sunday Times) میں اس امن کانفرنس کی پریس ریلیز مع تصویر کے شائع ہوئی۔ اس انگریزی اخبار کے پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار ہے۔

تمام قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ مالٹا کو ترقیات سے نوازے، ہمیں بیتیں عطا فرمائے اور جلد اس خطہ ارض پر فرزندانِ توحید کی ایک بہت بڑی جماعت قائم فرمادے۔ آمین

✿✿✿✿✿

# کفالت یتامیٰ کے لئے حضور انور ایدہ اللہ کی
# خصوصی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26 فروری 2010ء کے خطبہ جمعہ میں انگلستان، کینیڈا، یورپ اور پاکستان کے مخیر حضرات کو یتامیٰ فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہے کہ گھر کے افراد کے حساب سے 7 سے 10 پاؤنڈ سالانہ بھی دیں تو ایک بہت بڑا بوجھ ان یتامیٰ کا سنبھالا جا سکتا ہے۔ جن کی کفالت کا انتظام یک صد یتامیٰ کمیٹی کر رہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مخیر حضرات اس سے زیادہ بھی دے سکتے ہیں۔

لہٰذا امراء کرام، مبلغین انچارج اور صدران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ:

✿...... ہر ممکن طریق (خطوط، سرکلر، خطبات اور اعلانات وغیرہ) کے ذریعہ اپنی جماعت کے ہر فرد تک یہ تحریک پہنچانے کی کوشش فرمائیں۔

✿...... حضور انور کی تحریک پر فوری لبیک کہتے ہوئے جن مخلصین جماعت نے اس مد میں ادائیگی کی ہے ان کے اسماء (مع رقم کی تفصیل) وکالت ہذا کو بھجوادیں۔

✿...... اس فنڈ کے تحت ہونے والی وصولی کی رپورٹ ہر ماہ الگ طور پر بھی باقاعدگی سے بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

## تصحیح

الفضل انٹرنیشنل کی جلد 17 شمارہ 12 (19 مارچ 2010ء) کے صفحہ نمبر 9 پر چوتھے کالم میں سطر نمبر 17 سے گریک زبان میں ترجمہ شدہ کتب کی جو فہرست دی گئی ہے اس میں کمپوزنگ کی غلطی سے نمبر ایک کے تحت دو نام مل گئے ہیں۔ اسے یوں پڑھا جائے۔

1. The Holy Quran.
2. The Philosophy of the Teachings of Islam.

اس طرح اب تک گریک میں ترجمہ شدہ کتب کی تعداد سات ہوگی۔

(ادارہ)